علامہ عبدالعلیم میرٹھی

حیات وکارنامے

از

محمد اختر حسین علیمی قادری بستوی ایم اے

دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی بستی

باہتمام

عباحی بستوی

ناشر

نورانی مشن، جمدا شاہی ضلع بستی (یوپی)

علامہ عبدالعلیم میرٹھی

حیات و کارنامے

از

محمد اختر حسین علیمی قادری بستوی ایم اے
استاذ دارالعلوم علیمیہ جمدا شاہی بستی

باھتمام

توقیر احمد مصباحی بستوی

ناشر

نورانی مشن جمدا شاہی ضلع بستی (یوپی)

نام کتاب: ـــــــــ علامہ عبد العلیم میرٹھی حیات وکارنامے

مصنف: ـــــــــ مولانا محمد اختر حسین قادری بستوی ایم، اے
استاذ دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی بستی

پروف ریڈر: ـــــــــ حضرت مولانا توقیر احمد مصباحی بستوی
خطیب و امام محمدیہ مسجد کپاس واڑی اندھیری ممبئی ۵۳

کتابت: ـــــــــ محمد بشیر اسلم دار العلوم محبوب سبحانی کرلا ممبئی ۷۰

سن اشاعت: ـــــــــ سنہ ۱۴۱۹ھ / سنہ ۱۹۹۹ء

تعاون: ـــــــــ عزت مآب عالی جناب محترم انور حسین دانش و
ـــــــــ راشد صاحبان چار بنگلہ اندھیری ممبئی

ناشر: ـــــــــ نورانی مشن جمدا شاہی ضلع بستی یوپی انڈیا۔

ملنے کے پتے

المجمع النورانی ـــــــــ دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی بستی (یوپی)

کتب خانہ امجدیہ ـــــــــ نزد ٹاؤن کلب پکہ بازار بستی (یوپی)

مکتبہ جام نور ـــــــــ ۴۲۲ مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۶

فاروقیہ بکڈپو ـــــــــ ″ ″ ″

رضوی کتاب گھر ـــــــــ ″ ″ ″

مکتبۃ الحجاز ـــــــــ ۷ رہرن پارک چوک لکھنؤ

جامعہ بکڈپو ـــــــــ الجامعۃ الاسلامیہ رونا ہی فیض آباد (یوپی)

تھدیہ

(اس کی بارگاہ میں)

جس نے یورپ وایشیا اور افریقہ وامریکہ کی وادیوں میں شمع اسلام فروزاں کرکے بیشمار ظلمتکدوں کو بقعۂ نور بنادیا جسے دنیا خلیفۂ امام احمد رضا مبلغ اسلام

علامہ عبد العلیم میرٹھی

کہتی ہے اور ان کی عظیم یادگار

مادر علمی دار العلوم علیمیہ جمداشاہی

کے نام جس کی آغوش رحمت میں رہ کر
راقم نے اس خدمت کو انجام دیا

گر قبول افتد زہے عزت وشرف

محمد اختر حسین قادری علیمی بستوی
جمداشاہی

سخنہائے گفتنی

زیرِ نظر رسالہ دراصل حضرت مبلغ اسلام علامہ عبد العلیم میرٹھی مہاجر مدنی قدس سرہٗ کے تعلق سے ایک مقالہ ہے جسے محب مکرم زبیر احمد ایڈیٹر افکار رضا بمبئی کی فرمائش پر لکھا گیا ہے۔

مضمون چونکہ طویل ہو گیا اس لئے بعض احباب نے اسے کتابی شکل میں شائع کرنے کی خواہش ظاہر کی چنانچہ اس کے لئے میرے برادر عزیز حبیب الرحمن نورانی سلمہ نے کچھ زیادہ ہی دلچسپی لی ان کی لگن کو دیکھ کر میں نے بھی کچھ اس طرف زیادہ توجہ صرف کرنا شروع کر دی اور اپنے اساتذۂ کرام و دیگر مخلصین سے رابطہ قائم کر کے حضرت علامہ میرٹھی کے متعلق تاثرات و آرا جمع کرنا شروع کر دیا یہاں تک کہ یہ گنج تحریر رسالہ کی شکل میں آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس کی ترتیب میں حضرت العلام محمد تفسیر القادری استاذ گرامی حضرت علامہ فروغ احمد اعظمی اور دیگر موقر شخصیتوں نے اپنے قیمتی مشوروں اور ہدایتوں سے نوازا اور محب گرامی انور حسین بمبئی و احمد نورانی جمداوی نے مالی تعاون پیش کیا احقر ان سب کا شکر گزار ہے۔

مواد و مضامین کی نقل و کتابت میں عزیزم مولوی اختر الاسلام سلمہ و مولوی احمد رضا، مولوی محمد فاروق نظامی وغیرہ نے بے پناہ محنت کی مولائے کریم ان کو علم و عمل کی دولتوں سے مالا مال کرے (آمین)

محمد اختر حسین قادری علیمی بستوی

خادم افتاء و تدریس دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی

حضرت مولانا **معین الحق** علیمی صدر اعلیٰ دار العلوم علیمیہ جمداشاہی

حقیقتِ حال

مبلغ اسلام حضرت علامہ عبد العلیم میرٹھی ثم مدنی علیہ الرحمہ کی شخصیت محتاجِ تعارف نہیں لیکن وقت کا بہت بڑا المیہ ہے کہ حضرت کے کارہائے نمایاں کو عوام کے سامنے پیش نہ کیا جاسکا عوام تو عوام خواص بھی حضرت کے روشن کارناموں سے نابلد ہیں عزیز گرامی مولانا اختر حسین علیمی کا یہ مختصر لیکن جامع تعارف نامہ مبلغین اور عوام وخواص کیلئے بہترین معلومات کا ذریعہ اور لائحہ عمل ہے

آپ کی زندہ وتاباں نشانی قائد اہلسنت علامہ شاہ احمد نورانی مدظلہ العالی صدر ورلڈ اسلامک مشن لندن اور دار العلوم علیمیہ جمداشاہی بحسن وخوبی مذہب وملت کی ترویج واشاعت میں مصروف ہیں اللہ تعالیٰ مبلغ اسلام کے روحانی فیضان اور قائد اہلسنت کی اعلیٰ صلاحیتوں سے ہم علیمی برادران وعوام اہلسنت کو مستفیض فرمائے آمین

معین الحق علیمی
صدر اعلیٰ دار العلوم علیمیہ جمداشاہی

پیش لفظ

ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم صدر شعبہ علوم اسلامیہ ہمدرد یونیورسٹی دہلی

امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان (م ۱۹۲۱ء) کے حاشیہ نشینوں میں جتنے ارباب دین و دانش تھے سب اپنی مثال آپ تھے ان میں سے ہر ایک نے عوام تو عوام خواص سے بھی اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا اور گوناگوں کمالات کا خراج وصول کیا۔ علم و فضل کے علاوہ ملی اور سماجی خدمات سے لے کر ملکی قیادت تک ان حضرات نے اپنی صلاحیت کے جوہر دکھائے اس کا معترف آج ہر وہ دانشور ہے جن کا قلب و نظر تعصب سے محفوظ ہے۔ مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مصطفےٰ رضا قادری (م ۱۹۸۱ء) صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی اعظمی (م ۱۹۴۸ء) ملک العلماء حضرت مولانا ظفر الدین بہاری (م ۱۹۶۲ء) صدر الافاضل حضرت مولانا محمد نعیم الدین مرادآبادی (م ۱۹۴۸ء) مفسر اعظم ہند حضرت مولانا حامد رضا خاں (م ۱۹۴۳ء) شیر بیشۂ اہلسنت حضرت مولانا حشمت علی پیلی بھیتی (م ۱۹۶۰ء) رئیس العلماء حضرت مولانا سید سلیمان اشرف بہاری (م ۱۹۳۳ء) اور مبلغ اسلام حضرت مولانا عبد العلیم صدیقی میرٹھی (م ۱۹۵۴ء) علیہم الرحمۃ والرضوان جیسے کئی ایک ور افاضل روزگار ہیں جنہوں نے فاضل بریلوی کے مشن یعنی قرآن و حدیث کی روشنی میں مذہب کا فروغ اور قلب مسلم کو محبت رسول کا مدینہ بنانے کے جذبہ کو آگے بڑھایا یوں تو سطور بالا میں جن عبقری شخصیات کا ذکر ہوا ان میں ہر ایک کے کارناموں سے عالم اسلام کو متعارف کرانے کی ضرورت ہے ان کی ہشت پہلو شخصیتیں اس بات کی بھی متقاضی ہیں کہ مدارس اور یونیورسٹیوں میں انہیں موضوع قلم بنا کر ریسرچ و تحقیق کے

ذریعہ ان کے کارناموں کو اجاگر کیا جائے لیکن مبلغ اسلام حضرت مولانا عبد العلیم صدیقی علیہ الرحمۃ والرضوان کی شخصیت اسلئے اور بھی قابل توجہ ہے کہ انہوں نے دیار ہند ہی میں نہیں بلکہ سات سمندر پار جس عالمانہ وقار کے ساتھ شمع اسلام روشن کیا اور مذہب حق کی نشر و اشاعت کا اہم فریضہ انجام دیا وہ صرف قابل تحسین ہی نہیں بلکہ لائق تقلید بھی ہے ان کی اس مساعی جمیلہ کا اثر یہ رہا کہ تن کے گوروں اور من کے کالوں میں سے ایک دو نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں لوگ دین اسلام سے اپنا رشتہ استوار کر کے کفر و شرک کی دلدل سے ہمیشہ کیلئے آزاد ہو گئے۔ دولت ایمان سے مشرف ہونے والوں میں صرف عوام ہی نہیں تھے بلکہ ارباب سیاست و قیادت کے علاوہ وہ لوگ بھی تھے جنہیں اپنے علم و فن پر ناز تھا اور جس مذہب کے پیروکار تھے اس کے علاوہ تمام مذاہب کو باطل اور جھوٹا سمجھتے تھے۔ یہ ان کی وہ مابہ الامتیاز خصوصیت ہے جس کے سبب ان کی شخصیت زیادہ توجہ کی مستحق ہے کہ آج جب کہ دعوت اسلام کے نام پر نہ جانے کیا کیا ہو رہا ہے تن آسانی کیلئے گرمیوں میں سرد اور سردیوں میں گرم علاقوں کا دورہ کر کے مذہب اسلام پھیلانے کی بات کی جارہی ہے اس لئے اس دور میں ضرورت ہے کہ دین حق کی نشر و اشاعت کے تعلق سے علمائے حق نے جن مشکلات کا سامنا کیا اور جن مصائب سے دوچار ہوئے اسے سامنے لایا جائے تاکہ کلمہ گو پر یہ واضح ہو جائے کہ دین حق کی نشر و اشاعت کے تعلق سے پیغمبرانہ سنت پر چلنا ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں ایک مبلغ کیلئے ضروری ہے کہ وہ علوم و معارف میں دستگاہ کامل تو رکھے ہی تبلیغی اور دعوتی اسرار و رموز سے بھی واقف ہو اگر تبلیغ کے ان بنیادی اصولوں پر عمل نہ کرکے ہر وہ عامی جسے صحیح نماز ادا کرنے کا شعور نہیں علمائے حق کی ذمہ داری کو اپنا فریضہ سمجھ کر مبلغ اسلام بن بیٹھے گا تو اس سے دین حق کی نشر و اشاعت کو کیا نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے یہ بات راقم اس لئے لکھ رہا ہے کہ ہمارے ایک کرم فرما دوست امریکہ کی کسی مسجد میں امامت و خطابت

کے فرائض انجام دیتے ہیں جب وہ سالانہ تعطیل کے موقع پر ہندوستان آئے تو دہلی کا بھی سفر کیا اور کرم فرمائی کرتے ہوئے میرے غریب خانہ کو بھی رونق بخشی دوران گفتگو میں نے ان سے امریکہ کے مسلم باشندوں اور اسلام کے مستقبل کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ امریکہ میں ان تبلیغی ٹھیکیداروں سے اسلام کو بڑا نقصان پہنچ رہا ہے میں نے کہا کہ وہ کیسے وہ تو اسلام پھیلانے کی غرض سے سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے وہاں جاتے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ امریکن اسلام کی خوبیاں اور اس کے محاسن سن کر اسلام کے قریب تو ضرور ہوتے ہیں مگر جب مذہبی رہنما اور اسلام کے مبلغین کے نام پر بستر بند اور باورچی خانہ سے لدے ہوئے تبلیغی جماعت کے لوگوں کا حلیہ ان کے سامنے ہوتا ہے تو متنفر ہو کر کہتے ہیں کہ اگر اسلام کے رہنما یہی ہیں جب تو ہم اسلام قبول کرنے اور ایسے مبلغین کی اقتدا اور پیروی کرنے سے باز آئے ان کے منہ سے یہ جملہ سن کر راقم کو بہت افسوس ہوا اور خدا کی بارگاہ میں دعا کی کہ اے اللہ اگر کسی کو تبلیغ دین کا جذبہ دے تو تبلیغ کے اسرار و رموز اور علوم و معارف سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ وہ عالمانہ وقار اور مبلغانہ اطوار بھی عطا فرما تا کہ اسلام کی شان و شوکت مجروح ہونے سے محفوظ رہ سکے۔

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالعلیم صدیقی جس عالمانہ وقار کے ساتھ دین حق کی نشر و اشاعت فرمائی وہ ان کی زندگی کا ایک روشن باب ہے مجھے خوشی ہے کہ ان کے فرزند ارجمند ماہر ہفت لسان حضرت مولانا شاہ احمد نورانی عمت فیوضہم المبارک ان کی جانشینی کا اہم فریضہ بطور احسن انجام دے رہے ہیں ضرورت اس بات کی ہے کہ ایسے مبلغ دین جس نے عالمانہ وقار کے ساتھ اپنی زندگی کا ہر لمحہ اشاعت دین حق میں صرف کیا ہو اس کے کارناموں کو خوب عام کیا جائے کتابیں لکھی جائیں سمپوزیم اور سمینار کرائے جائیں۔ مذاکرے ہوں تا کہ اس دور کے وہ علماء جو تبلیغ دین کے

جذبہ سے سرشار ہیں اپنے لئے ان کی زندگی کو مینارۂ نور بنا سکیں چوں کہ ان کے حلقۂ ارادت نے اس طرف توجہ نہیں کی اس لئے عوام تو عوام خواص بھی ان کے تبلیغی کارناموں اور دعوتی سرگرمیوں سے نابلد ہیں پچھلے چند سالوں سے لوگ اس طرف متوجہ ہوئے ہیں اگرچہ مختصر ہی صحیح مگر دو تصنیف ایک "حضرت شاہ عبد العلیم میرٹھی مرتب خلیل احمد رانا اور دوسری "حیات علیم رضا" مرزا ارشاد احمد علیمی کے نوک قلم سے منظر عام پر آئی خوشی ہے کہ دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی شعبۂ فقہ کے لائق استاذ حضرت مولانا اختر حسین علیمی نے اس طرف توجہ فرمائی اور مبلغ اسلام کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر اختصار کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ کتاب تو بظاہر بہت مختصر ہے مگر چراغ سے چراغ روشن ہونے کی روایت بہت پرانی ہے مجھے امید ہے مصنف کی یہ مختصر کتاب ضخیم تصنیف کا پیش خیمہ ثابت ہوگی اور ارباب قلم اس کتاب کی بنیاد پر کوئی بڑا کام کر کے مبلغ اسلام حضرت مولانا عبد العلیم صدیقی علیہ الرحمہ کی تبلیغی خدمات اور دیگر روشن کارناموں سے عالم اسلام کو متعارف کرانے میں کلیدی کردار ادا کر سکیں گے۔ (آمین)

غلام یحییٰ انجم

۱۴ر جنوری ۱۹۹۹ء

صدر شعبۂ علوم اسلامیہ دہلی یونیورسٹی دہلی

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبد العلیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کی

آخری وصیّت

قائد اہلسنت حضرت مولانا شاہ احمد نورانی نے کراچی میں عرس امجدی کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

ہمارے لئے باعثِ فخر ہے کہ ہم سُنّی ہیں اور اس بات پر بھی فخر ہے کہ ہمارا روحانی سلسلہ اور اس کی نسبت اعلیٰحضرت بریلوی امام اہلسنت شاہ احمد رضا خاں بریلوی سے ہے اور مجھے اپنے والد ماجد مولانا شاہ عبد العلیم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ یاد ہیں۔ ان کی چھوٹی سی مختصر وصیت ہے جو اب بھی میرے پاس محفوظ ہے جو آخری وقت مدینہ منورہ میں تحریر فرمائی۔

الحمد للہ میں مسلک اہلسنت پر زندہ رہا اور "مسلک اہلسنّت وہی ہے جو اعلیٰحضرت کی کتابوں میں مرقوم ہے" اور الحمد للہ اسی پر میری عمر گزری اور الحمد للہ آخر وقت اسی مسلک پر حضور پُر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک میں خاتمہ بالخیر ہو رہا ہے۔[۱]

۱؎ جناب مرزا ارشاد علیمی ادیب حیات علیم رضا ص ۷۵

منقبت

در شان مبلغ اسلام خلیفۂ امام احمد رضا الشاہ

عبدالعلیم قادری علیہ الرحمہ

ایک روشنی رخشندگی عبدالعلیم قادری
علم و شعور و آگہی عبدالعلیم قادری

علم و عمل، فکر و نظر صدق و صفا مہر و وفا
حزم اتقا سنجیدگی عبدالعلیم قادری

عظمت و جلالت بانکپن عزم و عزیمت جذب دل
اک سوز و ساز اک دلکشی عبدالعلیم قادری

گفتار میں سردار میں اسلوب میں افکار میں
نورانیت پاکیزگی عبدالعلیم قادری

اک ولولہ اک زلزلہ اک موج اک سیل حسیں
شان خطابت تھی تیری عبدالعلیم قادری

سانسوں میں حق کا ہو فسوں تبلیغ کا سر میں جنوں
دامن تہی لیکن غنی عبدالعلیم قادری

بن کر منادی عشق کا حد جہاں تک تو گیا
اللہ رے ہمت تیری عبدالعلیم قادری

خوشنودی رب علی حب محمد مصطفےٰ
سینے میں تیرے تھی بسی عبدالعلیم قادری

توحید کی مے کا نشہ عشق شہ ہر دوسرا
تیرا پیام سرمدی عبدالعلیم قادری

سوز تنفس سے تیرے جذبات کے آہنگ سے
کھلتی گئی دل کی کلی عبدالعلیم قادری

گفتار میں تو نرم تھا کردار میں سرگرم تھا
خو، بو تھی صدیقی تیری عبدالعلیم قادری

جس جا قدم تیرے پڑے دل موم ہو کر رہ گئے
تھی شان محبوبی تیری عبدالعلیم قادری

رخسار نورانی میں ہے جو بھی چاہے آکے دیکھ لے
جلووں کی تیرے دلکشی عبدالعلیم قادری

کچھ خدمت اسلام ہو اس بدر سے بھی کام ہو
دے اس کو اپنی روشنی عبدالعلیم قادری

ء بدر القادری ہالینڈ، مولانا، قمر باذن اللہ (ص ۷۵)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گلستانِ رضا کے گُلِ خوش رنگ

مبلغِ اسلام عبد العلیم میرٹھی مہاجر مدنی قدس سرہٗ

اس عالم رنگ و بو اور نگار خانہ قدرت میں بیشمار شخصیتیں ایسی وجود میں آئیں جن کے گیسوئے علم و حکمت کی خوشبو سے پوری دنیا عطر بیز ہے ان اقبال مند اور عظیم المرتبت ہستیوں میں سراج الہند شاہ عبد العزیز محدث دہلوی، شیخ عبد الحق محدث دہلوی، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، علامہ فضلِ حق خیر آبادی جیسے اکابر ہیں مگر ماضی قریب میں ہمیں ایک ایسی شخصیت دکھائی پڑتی ہے جو ہر میدان میں منفرد و ممتاز نظر آتی ہے۔ جب اس نے اپنا اشہب قلم میدان تحقیق و تدقیق میں دوڑایا تو بڑے بڑے اصحاب قلم نے اس کی تحقیقات کے سامنے سر نیاز خم کرنے میں اپنی سعادت مندی اور سرمایۂ افتخار جانا، وعظ و تبلیغ کی جانب رخ کیا تو ہزاروں دلوں کی دنیا بدل دی اور سینکڑوں گم گشتہ راہوں کو راہ ہدایت سے ہمکنار ہی نہیں بلکہ ان کے زنگ آلود دلوں کا تزکیہ فرما کر انہیں شمع ایمان سے منور کر دیا، اسلام کے خلاف اٹھنے والے ہر باطل نظریہ کی بیخ کنی فرمائی، اور ناموس رسالت پر کیچڑ اچھالنے والوں کو شاہراہ عام پر ننگا کر دیا۔ جس نے ہر محاذ کو سر کرنے کیلئے مقتضائے حال کے مطابق اسی طرح کے افراد تیار کئے اور اپنے علمی و روحانی فیضان سے صرف ہندوستان ہی نہیں بلکہ پوری دنیائے اسلام کو فیضیاب کیا اور کر رہا ہے۔

ع کہاں کھولے ہیں گیسو یار نے خوشبو کہاں تک ہے

اس نابغۂ روزگار کو دنیا امام احمد رضا حنفی قدس سرہٗ کے پیارے نام سے

جاتی ہے اسی چمنستان فضل وکرم اور فردوس علم وحکمت کے سرسبز وشاداب اور گلِ خوشرنگ کا نام عبد العلیم میرٹھی ثم مدنی ہے۔ جن کی زندگی کے چند گوشوں پر یہاں اس لئے گفتگو کی جارہی ہے تاکہ ان سے محبت رکھنے والے ان کی زندگی کو اپنے لئے مینارۂ عمل بنا سکیں۔ ع   گر قبول افتد زہے عز وشرف

ولادت:- مبلغ اسلام علامہ عبد العلیم صدیقی شہر میرٹھ کے ایک علمی اور ذی وقار خانوادہ کے چشم وچراغ ہیں، آپ نے ۱۵ ر رمضان المبارک ۱۳۱۰ھ کو محلہ مشائخاں شہر میرٹھ، یوپی، انڈیا میں اس عالم آب وگل میں قدم رکھا والد محترم مولانا عبد الحکیم صاحب ایک سچے عاشق رسول جلیل القدر عالم دین، عابد وزاہد اور درویش صفت انسان ساتھ ہی بلند پایہ شاعر بھی تھے۔[۱]

اس طرح گویا مبلغ اسلام نے جب اس مشاہداتی دنیا میں آنکھیں کھولیں تو عشق وعرفان سے معطر فضا، علم وحکمت سے پرنور ماحول اور اسلامی تعلیمات ودینی اقدار سے لبریز ایک پرکشش اور پاکیزہ سماں اپنے گردوپیش پایا۔ دل میں اکتساب نور کی صلاحیت ابتدائی دور ہی سے تھی جس کے سبب محبت رسول کے روشن چراغ اور عشق نبی کی شمع فروزاں سے اخذ نور کر کے خود ہی ایک ایسا ماہ تاباں بن گیا جس کی خنک تاب چاندنی سے یورپ وافریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں زندگی گزارنے والے غیر مہذب وناشائستہ اقوام وقبائل نے چین وسکون اور تہذیب وتمدن کی روشنی حاصل کی اور اسلام کی حسین وادیوں میں سیر کرنے کا لطف اٹھانے لگے۔

تعلیم وتربیت

بالائے سرش ز ہوشمندی
می تافت ستارۂ سربلندی

مبلغ اسلام ان پاکیزہ ہستیوں میں سے تھے جن کی پیشانی پر سعادت وارجمندی

[۱] عبد الحکیم شرف قادری پاکستان، مولانا تذکرۂ اکابر اہلسنت پاکستان ص ۲۳۶

کے نقوش ایام طفولیت ہی سے آشکارا تھے۔ خداداد ذہانت و فطانت، صداقت و راست بازی، نیک طینتی و خوب سیرتی اور اسلامی اقدار و تعلیمات کی نشر و اشاعت کا جذبۂ صادق اوائل عمری سے آپ کی ذات میں ہویدا تھا۔ آپ نے صرف چار سال کی قلیل مدت میں قرآن پاک ناظرہ ختم کر لیا۔ والد ماجد سے عربی اور فارسی و اردو کی ابتدائی کتب پڑھنے کے بعد میرٹھ کی مشہور دینی درسگاہ "مدرسہ عربیہ قومیہ" میں داخلہ لیا اور سولہ سال کی عمر میں وہاں سے آپ نے امتیازی حیثیت سے سند حاصل کی۔ ؎

جیسا کہ سطور بالا میں گزر چکا ہے کہ مبلغ اسلام کے دل میں اسلامی تعلیمات کی تبلیغ اور مذہب اسلام کو اکناف عالم میں پھیلانے کا جذبۂ بے پایاں ابتدا ہی سے موجزن تھا۔ اس لئے آپ کے دل میں اس کے اسباب و ذرائع کی تحصیل کا بھی کافی اشتیاق تھا۔ اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اپنے مافی الضمیر کو کسی کے سامنے پیش کرتے اور کسی کو اپنے دین کی طرف لانے کے لئے آمادہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ اسے اس کے خیالات و رجحانات میں تبدیلی پیدا کرنے کو کہہ رہے ہیں۔ اس چون و چرا کے زمانے میں یہ کس قدر مشکل ہے اس کا صحیح اندازہ ایک داعیٔ اسلام ہی کو ہو سکتا ہے۔ کسی کو اپنا مخاطب بنانے کیلئے اولاً جس چیز کی شدید ضرورت محسوس ہوتی ہے وہ ہے مخاطب کی زبان اور اس کے مزاج و طبیعت سے آشنائی تاکہ اپنی بات کو بحسن و خوبی اس کے سامنے رکھ سکے۔ اس لئے ایک مبلغ اسلام کو جہاں بہت ساری خوبیوں کا حامل ہونا ناگزیر ہے وہاں مختلف زبان و لسان اور علوم و فنون کا عالم ہونے کے ساتھ ساتھ مختلف اقوام و قبائل کے مزاج و طبیعت سے آشنائی بھی ضروری ہے۔

علامہ عبد العلیم میرٹھی قدس سرہ نے اسی احساس کے پیش نظر اسلامی قوانین و

ضوابط کا علم حاصل کر لینے کے بعد علوم جدیدہ اور مختلف لغت وزبان پر قدرت حاصل کرنے کی غرض سے انگریزی اسکولوں اور کالجوں کا رخ کیا اور اٹاوہ ہائی اسکول سے میٹرک پاس کر کے ڈویژنل کالج میرٹھ سے ۱۹۱۷ء میں بی، اے، کا امتحان امتیازی پوزیشن سے پاس کیا، کالج کی تعطیلات کے ایام میں امام احمد رضا قدس سرہٗ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر شرف نیاز حاصل کرتے اور اکتساب فیض کیا کرتے تھے، ۱؎

میرٹھ کالج کی تعلیم کے دوران ہی آپ کی علم دوستی اور اسلام ومسلمین سے ہمدردی کا چرچا دور دور تک پھیل گیا اس خوبی کی بنیاد پر ارباب علم ودانش نے آپ کو آل برما ایجوکیشنل کانفرنس کا صدر منتخب کیا، اس کانفرنس میں آپ نے جو پر مغز اور فکر انگیز تقریر اثر آفریں خطبہ پیش کیا اس کی برما سیلون وغیرہ میں بڑی پذیرائی ہوئی اور وہاں کے لوگوں پر آپ کی اس طرح علمی دھاک بیٹھی کہ وہ ہمیشہ کیلئے آپ کے گرویدہ ہو گئے پھر آپ نے وہاں کے ارباب بصیرت اور اصحاب فکر ونظر احباب سے تبلیغ اسلام اور مذہب حق کی ترویج واشاعت سے متعلق گفتگو کی جس نے مستقبل میں تبلیغی مشن کیلئے کلیدی کردار ادا کیا۔ ۲؎

مبلغ اسلام آغوش امام احمد رضا میں

مبلغ اسلام نے جس وقت شعور وآگہی کی دہلیز پر قدم رکھا اس وقت ہندوستان ایسے عظیم مذہبی فتنوں اور فاسد نظریات کی بھنور میں پھنسا ہوا تھا کہ جس سے نکلنا بظاہر آسان نہیں تھا! الحاد وبیدینی، نیچریت، دہریت، قادیانیت، وہابیت دیوبندیت، چکڑالویت غرضیکہ بیشمار طاغوتی طاقتیں جنم لے چکی تھیں۔ ان فاسد نظریات اور باطل معتقدات وخیالات کا مقابلہ وہ نابغہ روزگار ہستی تن تنہا کر رہی تھی جس کی جلالت

۱؎ عبدالحکیم شرف قادری پاکستان، مولانا تذکرہ اکابر اہلسنت پاکستان ص ۲۳۶

۲؎ عبدالحکیم شرف قادری پاکستان، مولانا تذکرہ اکابر پاکستان ص ۲۳۶

علمی کا خطبہ آج اپنے اور پرائے سبھی پڑھ رہے ہیں. جس کی بے مثال اسلامی خدمات کا اعتراف پوری دنیا کر رہی ہے جس کے فکر و فن کی خوشبو سے شرق و غرب کا چپہ چپہ معطر ہے۔ وہ اپنے وقت کی ایسی شمع انجمن تھے جس کی طرف ارباب علم و دانش اور اصحاب شعور کے قلوب خود بخود کھنچتے چلے جا رہے تھے، عاشقانِ مصطفےٰ جوق در جوق شعور عشق و وفا کا درس لینے اور تشنگان علوم و معارف اپنی علمی تشنگی دور کرنے کیلئے اس کی بارگاہ میں صف آراء دکھائی دیتے۔

ع ان کی زلفوں کے سب اسیر ہوئے ہم ہوئے، تم ہوئے، کہ میرؔ ہوئے

اس کے علم و فضل کا شہرہ، اس کے عشق رسول کی کیفیت کا تذکرہ، ملتِ اسلامیہ کے سود و زیاں کے حساس دل کی داستان، مبلغ اسلام کے کانوں نے بھی سن رکھا تھا، یہی وجہ ہے کہ آپ نے بھی اس کی بارگاہ میں زانوئے ادب تہہ کرنے کا شرف حاصل کیا، اور کالج کی چھٹیوں کے دنوں میں بریلی شریف حاضر ہو کر اس کے علمی و روحانی فیوض و برکات سے مالا مال ہوئے، علم و حکمت، فضل و کمال اور فکر و آگہی کی دولت بے بہا لے کر یگانۂ روزگار بن گئے بلکہ اپنے دور کے تمام علماء و مشائخ میں اس حیثیت سے بے مثال ہو گئے کہ دنیا انہیں داعیٔ اسلام اور مبلغ اسلام کے نام سے پکارنے لگی۔

یہ امام احمد رضا قدس سرہ کی ہی نگاہ کیمیا اثر کا ثمرہ تھا کہ آپ دنیا کے گوشے گوشے میں چراغ مصطفوی لے کر پہونچے اور شرار بولہبی کو فنا کے گھاٹ اتار دیا۔

امام احمد رضا کے فضل و احسان اور کرم و بخشش کا اعتراف آپ نے اپنے اس شعر میں کیا ہے

ع علیم خستہ اک ادنیٰ گدا ہے آستانہ کا کرم فرمانے والے حال پر اسکے شہا تم ہو [۱]

مبلغ اسلام نے شریعت و طریقت کے فیوض و برکات کا اکتساب کرنے کے لئے زبدۃ المشائخ امام احمد رضا کی خدمت میں حاضری دی اور آپ ہی کے دستِ حق پرست

[۱] ظفر الدین بہاری ۔ ملک العلماء ۔ حیات اعلیحضرت ص۵۲

پر بیعت کا شرف حاصل کر کے ہمیشہ کے لئے اسیر زلف گرہ گیر ہو گئے۔[1]

فرماتے ہیں۔

یہاں آ کر ملیں نہریں شریعت اور طریقت کی ؛؛ ہے سینہ مجمع البحرین ایسے رہنما تم ہو[2]

مبلغ اسلام بنگاہ امام احمد رضا میں

امام احمد رضا قدس سرہٗ کو رب کائنات نے ایسی بیشمار صفات کریمیہ اور اخلاق فاضلہ کا پیکر بنایا تھا جس کی مثال موجودہ دور میں نہیں ملتی۔ وسیع النظرفی، کشادہ دلی، خردہ نوازی اور اعزاز بخشی کا جذبہ آج کے علماء و مشائخ میں خال خال نظر آتا ہے۔ مگر امام احمد رضا قدس سرہٗ اپنے معاصرین اور خلفاء و تلامذہ کو ان کے مراتب کے لحاظ سے اپنی طرف سے خطاب ہی نہیں عطا فرماتے بلکہ اپنے سے چھوٹوں کی حوصلہ افزائی بڑوں کی تعظیم و تکریم کو اپنے لئے سرمایۂ افتخار بھی جانتے تھے۔

ایک بلند پایہ محقق نادر المثال علمی و روحانی مرکز، اور عدیم النظیر متبحر فقیہ کے اندر یہ جذبہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب اس کا دردمند دل عُجب و ریا، غرور و نخوت، بغض و عناد اور خصوصاً حسد جیسی رذیل و قبیح صفت سے خالی ہو۔ اور وہ بذات خود خلوص و للٰہیت کا پیکر، صدق و صفا کا مجسمہ، محبت و الفت، اخوت و مساوات، پیار و شفقت کا شفاف آئینہ ہو۔

بلاشبہ امام احمد رضا کا دل وہ دردمند دل تھا جو ملت کی صلاح و فلاح کے لئے ہمہ دم کوشاں رہتا اور عشق رسول کی شمع ہر ایک دل میں فروزاں کرنے کیلئے جدوجہد کرتا۔ وہ مسلک اہلسنت کی ترویج و اشاعت اور ناموس رسالت کی حفاظت میں خود تو سرگرم عمل رہتا ہی تھا جو بھی اس میدان عمل میں قدم رکھتا امام احمد رضا

---

[1] عبدالحکیم شرف قادری پاکستان، مولانا۔ تذکرہ اکابر اہلسنت پاکستان ص ۲۲۶

[2] ظفرالدین بہاری۔ ملک العلماء۔ حیات اعلیحضرت۔ ص ۵۲

اسے اپنی پلکوں پر جگہ دیتے، سر پر بٹھلاتے، دل میں سمو لیتے اور اس کے ساتھ ایسا الطافِ کریمانہ کا مظاہرہ فرماتے کہ لوگ ششدر رہ جاتے۔

امام احمد رضا نے اپنی اس کیفیت کو دل کے نہاں خانے سے صفحۂ قرطاس پر منتقل کر دیا ہے، آئیے آپ بھی اس کے جلوؤں کی تابانی سے محظوظ ہو لیں۔

امام احمد رضا علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

فقیر میں لاکھوں عیب ہیں مگر بحمدہ تعالیٰ میرے رب نے مجھے حسد سے بالکل پاک رکھا ہے اپنے سے جسے زیادہ پایا اگر دنیا کے مال و منال میں زیادہ ہے، قلب نے اندر سے اسے حقیر جانا، پھر کیا حقارت پر؟ اور اگر دینی شرف وافضال میں زیادہ ہے، اس کی دست بوسی و قدمبوسی کو اپنا فخر جانا، پھر حسد کیا اپنے معظم بابرکت پر!

اپنے میں جسے حمایت دین پر جانا اس کے نشر فضائل اور خلق کو اس کی طرف مائل کرنے میں تحریراً و تقریراً مساعی رہا۔ اس کے لئے عمدہ القاب وضع کر کے شائع کئے جس پر میری کتاب "المعتمد المستند وغیرہ (الاستمداد) شاہد ہیں ۔[۱]

مبلغ اسلام جیسا ذکی و زیرک، مدبر و مفکر جو فاضل بریلوی کی ایماء پر اپنی زندگی کا ہر لمحہ تبلیغ دین اور اشاعت اسلام کیلئے وقف کر چکا ہو اور اپنے نجی اخراجات پر پیغام اسلام کو دنیا کے گوشے گوشے تک پہونچا رہا ہو۔[۲] اور عشق رسالت کی شمع فروزاں لے کر یورپ و امریکہ تک کے تاریک دلوں کو منور و درخشندہ کر رہا ہو، تعلیماتِ رسول عربی کو اکناف عالم میں پھیلانے کیلئے اپنی حیات مستعار کے ہر ہر لمحے کو نثار کر رہا ہو

---

[۱] احمد رضا خاں بریلوی، امام۔ فتاویٰ رضویہ ج ۱۲ ص ۱۲۳

[۲] عبد الحکیم شرف قادری، پاکستان، مولانا۔ تذکرۂ اکابر اہلسنت پاکستان ص ۲۳۶۔

اپنی علمی سطوت وحشمت پُرزور قوت استدلال اور پُرکشش اسلوب بیان سے کلیساؤں تک کے دل جیت لینے کی جدوجہد اور وحشی قوم کے غیر متمدن ماحول میں اسلامی تہذیب و تمدن کا تاج محل تعمیر کرنے میں مصروف ہو۔

کیا ایسے عظیم داعیٔ اسلام اور نازش اہلسنت کو امام اہلسنت نے بھلا قدر و منزلت سے نہ دیکھا ہوگا۔ دیکھا اور یقیناً دیکھا امام احمد رضا کو اس مبلغ کی علمی شان و شوکت پہ ناز تھا۔ اس کی قوتِ استدلال اور رسوخ فی العلم پر اعتماد تھا۔ یہی وجہ ہے کہ امام اہلسنت نے دشمنانِ اسلام پر آپ کے فاتح و غالب ہونے کی بشارت دی اور آپ کے فضل و کمال پر مہر تصدیق ثبت فرماتے ہوئے لکھا۔

ع عبدِ عَلیم کے عِلم کو سن کر
جہل کی بہل بھگاتے یہ ہیں [1]

امام احمد رضا کے نزدیک مبلغ اسلام کا جو وقار تھا اور جس نگاہ لطف و کرم اور نظر شفقت و رحمت سے آپ کو دیکھتے تھے اس کا اندازہ آپ اس امر سے لگا سکتے ہیں کہ مبلغ اسلام کے نام کو اپنے اسم گرامی کے ساتھ ضم فرما کر دلی تعلق و لگاؤ کا اظہار فرماتے ہوئے امام احمد رضا آپ کو علیم الرضا کے پیارے لقب سے یاد فرماتے تھے اور آپ کی ظاہری و باطنی خوبیوں کو دیکھ کر امام احمد رضا نے آپ کو خلافت و اجازت کے خلعت فاخرہ سے بھی سرفراز کیا۔ مصنف حیات علیم رضا لکھتے ہیں۔

آپ کا شمار اعلیحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے خاص خلفاء میں سے تھا۔ حضرت فاضل بریلوی نے آپ کو علیم الرضا کے لقب سے بھی مشرف فرمایا۔ [2]

---

[1] احمد رضا خاں بریلوی، امام ۔ الاستمداد ص ۷۹

[2] مرزا ارشاد احمد علیمی ۔ ادیب ۔ حیات علیم رضا ص ۱۲

امام احمد رضا مبلغِ اسلام کی نظر میں

استاذ کی عقیدت، پیر و مرشد کی ارادت اور اس کی بارگاہ میں نیازمندی کا اظہار ایک عام بات ہے۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ایک صاحبِ فکر اور بلند شعور و آگہی کا مالک اس وقت تک کسی سے متاثر نہیں ہوتا۔ جب تک کہ اس کی شخصیت کا ہمہ جہت سے جائزہ نہ لے لے۔ اور اس کی ذات میں واقعی کمالات و محاسن نہ دیکھ لے۔ اگر کوئی فضل و کمال اور حکمت و دانش، تدبر و تفکر، زبان و بیان اور عقل سلیم و طبع مستقیم کا حامل شخص کسی کی بارگاہ میں سجود لٹانے لگے اور اس کے سنگِ در پر جبیں سائی کرتا ہوا دکھائی پڑے تو یقیناً اس ممدوح کی ذات میں فضائل و کمالات کے جلوے اپنے ماتھے کی آنکھوں سے دیکھ کر ہی ایسا کرنے پر مجبور ہوا ہوگا

مبلغ اسلام کی شخصیت کوئی بے علم و ہنر نہیں تھی کہ اندھی تقلید میں اپنے پیر و مرشد و مربی کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملاتی جیسا کہ آج کل دیکھنے میں آتا ہے۔ مبلغ اسلام ایک مدبر و مفکر، دوراندیش، صاحبِ بصیرت اور حامل فکر و فن تھے۔ جنہوں نے اقوامِ عالم سے اپنی فکری صلاحیتوں کا لوہا منوایا تھا۔ اور بین الاقوامی سطح پر اپنی دینی و مذہبی ملکی و سیاسی خدمات کی بنا پر عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔

مگر جب انہوں نے امام احمد رضا کی جامع الصفات شخصیت کو دیکھا تو ان کے فضل و کمال کا سکہ اپنوں اور بیگانوں پہ بیٹھا ہوا پایا، عرب و عجم میں اس یگانۂ روزگار کی علمی سطوت کا ڈنکا بجتے ہوئے سُنا، علوم و معارف سے معمور، شریعت و طریقت کا حسین سنگم، عشق رسالت مآب سے لبریز۔ ملت کی صلاح و فلاح میں انھیں بے چین پایا۔ تو برملا اعتراف کرتے ہوئے اپنے مشاہدات و احساسات کو الفاظ کے پیکر میں ڈھال کر اس طرح گویا ہوئے۔

اشعار

تمہاری شان میں جو کچھ کہوں اس سے سوا تم ہو
قسیم جامِ عرفاں اے شہ احمد رضا تم ہو

غریق بحرِ الفت مست جامِ بادۂ وحدت
محب خاص و منظور حبیب کبریا تم ہو

جو مرکز ہے شریعت کا مدار اہل طریقت کا
جو محور ہے حقیقت کا وہ قطب الاولیاء تم ہو

یہاں آکر ملیں نہریں شریعت اور طریقت کی
ہے سینہ مجمع البحرین ایسے رہنما تم ہو

عرب میں جا کے ان آنکھوں نے دیکھا جس کی صولت کو
عجم کے واسطے لاریب وہ قبلہ نما تم ہو

تمہی پھیلا رہے ہو دین حق اکناف عالم میں
امام اہلسنت نائب غوث الوریٰ تم ہو

علیمؔ خستہ اک ادنیٰ گدا ہے آستانہ کا
کرم فرمانے والے حال پر اس کے شہا تم ہو[1]



---

[1] ظفر الدین بہاری ۔ ملک العلماء ۔ حیات اعلیحضرت ج ۱ ص ۵۲

مبلغ اسلام کے داعیانہ صفات

ایک عظیم الشان داعی اسلام کا تبلیغ اسلام میں کامیابی سے ہمکنار ہونے کے لئے کن اخلاق واطوار اور اوصاف وخصائل سے متصف ہونا ضروری ہے آئیے اس کی تفصیل ایک مبلغ اسلام علامہ بدر القادری صاحب کی زبان میں سنیں۔

آپ فرماتے ہیں اسلامی تبلیغ واشاعت دشوار ترین گھاٹی ہے جسے عبور کرنے کے لئے۔

۱ مبلغین اسلام کے ہمراہ پختہ ایمان وعزیمت کا توشہ ہونا ضروری ہے۔

۲ مبلغین کا سینہ اس احساس سے لبریز ہو کہ جو کام کر رہا ہے وہ خالص اللہ کی خوشنودی کے پیش نظر کر رہا ہے۔ اس کے سوا اور کچھ مقصود نہ ہو۔

۳ خود داعی کی زندگی دعوتِ حق کی آئینہ دار ہو، اگر بالکلیہ نہیں تو کم از کم اتنا تو ہو کہ جس عظیم دعوت کو وہ دوسروں کے سامنے پیش کر رہا ہے اس کا عمل اس کے خلاف نہ ہو۔

۴ ایمانیات پر اس کی نگاہ وسیع ہو۔

۵ عقائد میں وہ خود اتنا پختہ ہو کہ اس میں کسی قسم کا تزلزل نہ ہو۔

۶ اعمال حسنہ کی کھلی کھلی برکتوں پر خود اس کی نگاہ ہو۔

۷ اور افعال شنیعہ کی تباہ کاریوں سے اس کا سینہ لبریز رہا ہو۔

۸ رضائے حق اسے ہر مرحلۂ حیات میں عزیز ہو۔

۹ اور دعوت کی لذتوں سے ذہن وفکر آسودہ اور پر یقین ہوں

۱۰ خدا کا قہر وغضب ہی اس کے لئے سب سے زیادہ ڈرنے کی چیز ہو۔

۱۱ آیات انذار پر اس کے دل و نگاہ کانپ جاتے ہوں

۱۲ راستی، اخلاص، مروت، صدق، دیانت، پاکبازی، حیا اور تقویٰ اس کی زندگی کے صفات ہوں۔

۱۳ کبر، عجب، نفرت، فسق و فجور اور فواحش و منکرات سے وہ غلاظتوں کی طرح نفرت کرتا ہو

۱۴ ضروریات دین سے کماحقہ واقف ہونا بھی مبلغ دین کیلئے ضروری ہے۔ مذکورہ بالا صفات کی مشعل سنبھالنے کے بعد حکمت و مصلحت کی روشنی میں دین کا شعور ساتھ لے کر جب کوئی اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے قدم آگے بڑھائے گا تو انشاء اللہ خداوند تعالیٰ اس کو اس کے نیک مقصد میں کامیابی سے سرفراز فرمائے گا۔ [۱]

اگر آپ اس لحاظ سے مبلغ اسلام عبد العلیم صدیقی میرٹھی علیہ الرحمہ کی زندگی کا مطالعہ کریں اور آپ کی شخصیت کا صفات داعیانہ کے تناظر میں جائزہ لیں کہ آپ اس معیار پر کس طرح اترتے تھے تو آپ کو بہر صورت اس حقیقت کا اعتراف کرنا ہی پڑے گا کہ علامہ عبد العلیم میرٹھی کی اپنے مشن میں حیرت انگیز کامیابی خود ہی اس کی شہادت دے رہی ہے کہ یقیناً وہ ایک عظیم کردار و گفتار کے مالک اور تمام صفات داعیانہ سے مسلح تھے۔ ان کا خلوص، جذبۂ ایثار، پاکیزہ نفسی، تواضع و انکساری، شیریں مقالی، راست گوئی نے ہی ان کو ایک تاریخ ساز شخصیت کی شکل میں پیش کیا ہے۔ آپ کے نامور خلیفہ حضرت مولانا حافظ ڈاکٹر محمد فضل الرحمٰن انصاری قادری نے آپ کی ذات بابرکات کے تعلق سے فرمایا ہے کہ اول و آخر ایک ایسے مبلغ اسلام تھے کہ جو دور حاضر کی اسلامی تاریخ کا ایک عظیم الشان کارنامہ انجام دے گئے اور ان کی للٰہیت کے نور نے اطراف و اکناف عالم میں بیشمار نفوس کو منور فرمایا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس روحانی و اخلاقی انحطاط کے موجودہ دور

۱؎ بدر القادری بالینڈ مولانا یورپ اور اسلام ص ۱۲

میں مولانا عبدالعلیم صدیقی نے اسلامی اقدار کا احیاء کیا۔ اور اسلام کو دیئے گئے دورِ حاضر کے چیلنج کا مجاہدانہ جذبہ کے ساتھ مقابلہ کیا [۱]

مبلغ اسلام کی داعیانہ صلاحیتوں کا اعتراف اپنوں اور غیروں سبھی نے کیا ہے چنانچہ جارج برنارڈ شا جیسا مشہور زمانہ مفکر و مدبر اور فلسفی بھی آپ کی ان صفات کا اعتراف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ

آپ کی گفتگو اتنی دل چسپ اور معلوماتی ہے کہ میں سالوں تک آپ کے ساتھ رہنا پسند کروں گا۔ [۲]

ایک مقام پر پھر کہتا ہے کہ

اس میں شک نہیں کہ آپ بڑے شاندار اور بہترین انداز میں اسلامی تعلیمات پیش کرتے ہیں [۳]

ٹوکیو کے پروفیسر این، ایچ برلاس کہتے ہیں۔

ہر شخص مولانا صدیقی کو پلیٹ فارم سے سن سکتا ہے اور اس سے محظوظ ہوتا ہے اور کیوں نہ ہو، جبکہ ایک جانب مولانا کی مقناطیسی شخصیت ہو، دوسری جانب ان کی نغمہ بار آواز اور تیسری جانب ان کی ٹھوس اور مدلل تقریر ہو [۴]

پاکستان کے مشہور مورخ مولانا نور محمد قادری لکھتے ہیں۔

حضرت مولانا عبدالعلیم صدیقی اس صدی کی تاریخ میں عالم اسلام کی بہت بڑی شخصیت گذرے ہیں۔ حضرت مولانا اس زمانہ کی الٰہ آباد یونیورسٹی کے بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی ہونے کے علاوہ نہایت بلند پایہ عالم ربانی

---

[۱] ارشاد احمد علیمی مرزا۔ حیات علیم رضا ص ۱۰

[۲] 〃 〃 〃 〃 〃 ۴۳

[۳] 〃 〃 〃 〃 〃 ۴۵

[۴] 〃 〃 〃 〃 〃 ۱۸

اور صاحب کشف اہل اللہ اور غوث پاک کے سلسلۂ قادریہ عالیہ کے صاحب اجازت بزرگ تھے۔ فقہ حنفیہ اور شافعیہ میں کمال رکھتے تھے[1]

مبلغ اسلام کے متعلق ارباب علم و دانش نے جو اظہار خیال فرمایا ہے اسے انشاء المولیٰ تعالیٰ اگلے صفحات میں ایک الگ عنوان سے پڑھیں گے۔ اس وقت مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ مبلغ اسلام کو رب کائنات نے ایسی جامع الصفات شخصیت کی شکل میں منصۂ شہود پر ظاہر فرمایا تھا جو بلاشبہ قدرت کی عظیم دلیلوں میں سے ایک دلیل اور رسول ہاشمی کے معجزات میں سے ایک عظیم معجزہ تھے۔ دنیا کے جس گوشے میں پہونچے پرچم اسلام کو بلند کیا۔ اور اپنی خداداد صلاحیتوں سے مذہب مہذب کی حقانیت و آفاقیت کو سورج کی طرح روشن کر دیا۔ جس کے گواہ آج یورپ و امریکہ اور صحرائے افریقہ ہیں۔

مبلغ اسلام میدان خطابت میں

ابلاغ و تبلیغ اور ما فی الضمیر کو کسی کے سامنے پیش کرنے کے موثر ترین ذرائع میں سے ایک اہم ذریعہ تقریر و خطابت ہے یہ وہ بہترین جوہر اور دربے بہا ہے جس کی چمک دمک ہر دور میں محسوس کی گئی۔ عرب کے بادیہ نشین تو خطابت کا جوہر دکھانے کیلئے باقاعدہ اجتماعات کیا کرتے تھے، مردہ قلوب میں زندگی کی روح پھونکنے اور سرد قلوب میں گرما دینے کا بہترین اور کارگر نسخہ فن خطابت ہے، غلط رسم و رواج باطل خیالات، بدعات، خرافات اور منکرات شرعیہ کی روک تھام اور ان کی بیخ کنی، اسلامی تعلیمات و تفہیمات کی نشر و اشاعت جہاں قلم سے ہوتی ہے۔ وہیں زبان بھی ایک اہم رول ادا کرتی ہے۔ رفتار زمانہ اور اس کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کون ذریعہ اختیار کرنا پسند اور زیادہ موثر ہوگا، یہ ایک نباض قوم و ملت اور ہوشمند و دوراندیش عالم ربانی کا کام ہے۔ مبلغ اسلام نے عصری تقاضوں اور حالات زمانہ کے

---

[1] ارشاد احمد علیمی مرزا حیات علیم رضا ص ۲۵

پیش نظر تقریر کو زیادہ اہمیت دی اور ان کی زندگی کا بیشتر حصہ وعظ و تقریر میں گذرا آپ کی مقررانہ صلاحیتوں کا ذکر کرتے ہوئے مرزا ارشاد احمد علیمی صاحب تحریر کرتے ہیں۔

مبلغ اسلام حضرت عبد العلیم میرٹھی قدس سرہ جادو بیان اور شعلہ باز مقرر تھے، آپ نے پہلی تقریر جامع مسجد میرٹھ میں اس وقت کی جب آپ کی عمر صرف نو سال تھی، آپ اردو کے علاوہ عربی، فارسی اور انگریزی زبان میں بڑی روانی کے ساتھ تقریر کرتے اور اس موثر انداز میں تقریر کرتے تھے کہ خود اہل زبان بھی حیران رہ جاتے تھے۔ آپ اپنے خیالات کی ترجمانی بڑے دلنشین انداز میں کرتے جس قسم کا اجتماع دیکھتے اسی قسم کی تقریر کرتے تھے [۱]

ایک جگہ اور لکھتے ہیں۔

آپ کی انہیں مقررانہ صلاحیتوں کی بناپر ایشیا اور یورپ کے مسلم مورخین نے آپ کو عدیم النظیر اوریٹر (ORATER) قرار دیا ہے۔ [۲]

پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد رقمطراز ہیں۔

حضرت مولانا میرٹھی دوسری زبانوں کے علاوہ انگریزی زبان پر حیرت انگیز عبور رکھتے تھے۔ مولانا محمد علی جوہر انگریزی کے ماہر تھے، مگر انہوں نے اس سے وہ کام نہیں لیا۔ جو مولانا میرٹھی علیہ الرحمہ نے لیا

راقم کو بھی مولانا کی تقریر سننے کا اتفاق ہوا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کی آواز میں بلا کی کشش اور کھنک تھی اردو، عربی، انگریزی اور بعض دوسری زبانوں میں بے تکان تقریر کرتے تھے [۳]

---

[۱] ارشاد احمد علیمی مرزا حیات اعلیحضرت ص ۱۷

[۲] 〃 〃 〃 〃

[۳] تقدیم بر کتاب مبلغ اسلام ص ۸

مولانا عبدالحکیم شرف قادری پاکستان فرماتے ہیں۔

حضرت مولانا محمد عبدالعلیم میرٹھی صدیقی شعلہ بیان خطیب، بلند پایہ ادیب اور عظیم مفکر اسلام تھے۔ جب اپنی نغمہ ریز آواز میں دلائل و براھین سے اسلام کی حقانیت بیان فرماتے تو حاضرین پر سکوت چھا جاتا، اور بڑے بڑے سائنسداں فلاسفہ، اور دہریہ قسم کے لوگ آپ کے دست اقدس پر حلقہ بگوش اسلام ہو جاتے آپ تقریباً دنیا کی ہر زبان میں اس روانی کے ساتھ تقریر کرتے تھے کہ خود اہل لسان ورطۂ حیرت میں رہ جاتے [۱]

مبلغ اسلام کے عظیم الشان کارنامے

مولانا میرٹھی نے مقتضائے حال کے مطابق حکمت عملی کو اپنایا اور جہاں جس طرح طریقۂ عمل کو مفید جانا اور جس کی ضرورت محسوس کی اس کو بروئے کار لاکر پیغام اسلام کو عام سے عام تر کیا، اس سلسلے میں انہوں نے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے اسے حیطۂ تحریر میں لانا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ مگر ہم اختصار کے کے ساتھ ان کے کاناموں کو چار خانوں میں رکھ کر تھوڑی تھوڑی تفصیل کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ جس سے بخوبی اندازہ ہو جائے گا کہ مولانا میرٹھی کی شخصیت کیسی ہمہ جہت اور گوناگوں اوصاف کی مالک تھی۔

(۱) تبلیغی خدمات (۲) تعمیری خدمات (۳) تنظیمی خدمات (۴) تصنیفی خدمات

تبلیغی خدمات

اسلام کی سب سے عظیم خدمت یہ ہے کہ اس کا پیغام کرۂ ارض کے گوشے گوشے تک پہونچایا جائے اور بنی نوع انسان کی فلاح و بہبودی کا ضامن مذہب اسلام ان کے دلوں میں اتار دیا جائے۔ مشکوٰۃ نبوت کے انوار و تجلیات سے کائنات کے ذرّے ذرّے کو روشن و درخشندہ کر دیا جائے اور

---

[۱] عبدالحکیم شرف قادری۔ مولانا۔ تذکرۂ اکابر اہلسنت پاکستان۔ ص ۲۳۸

تعلیمات اسلام کی گونج سے اکناف عالم کو بھر دیا جائے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی عظیم ذمہ داری کو حتی المقدور نبھایا جائے۔ اپنوں اور بیگانوں کو اسلام کا شیدائی بنایا جائے۔ یہی وہ عظیم منصب ہے جس پر امت محمدیہ علی صاحبہا السلام کو فائز ہونے کا شرف حاصل ہے، ارشاد قرآنی ہے۔

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر[ا]

تم اے مسلمانوں بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے ظاہر کی گئی، اچھے کاموں کا حکم دیتے ہو اور برے کاموں سے روکتے ہو۔

مبلغ اسلام عبد العلیم صدیقی نے دعوت و تبلیغ کا جو عظیم الشان کارنامہ انجام دیا ہے اس کی نظیر دور دور تک نہیں ملتی، ستر ہزار غیر مسلموں کو دامن اسلام سے وابستہ کرنا اور ان کے دماغ میں تعلیمات اسلامی کو اتار دینا یہ وہ غیر معمولی کارنامہ ہے جو لاریب آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔

برصغیر و یورپ کا عظیم مبلغ

سماحۃ الشیخ علامہ عبد اللہ عزیزی صاحب قبلہ مدظلہ العالی رقمطراز ہیں۔

البتہ بیسویں صدی میں حضرت مبلغ اسلام کی ذات قدسی صفات نے بے سرو سامانی کے عالم میں اپنا تبلیغی مشن جاری کیا تو اپنی پرکشش شخصیت سے کتنے بے راہ روؤں کو راہ ہدایت پر لائے اور کتنے گم گشتہ راہ ضلالت کو ہدایت کی مشعل ہاتھ میں دے دی۔ پھر انھوں نے برصغیر ہی تک اپنے اس عمل خیر کو محدود نہیں رکھا، بلکہ دوسرے ممالک میں بھی اپنی قوت تاثیر سے دلوں کو اسلام کیلئے مسخر کرنے میں بڑی کامیابی حاصل کی، آج دنیا میں سینکڑوں مبلغین کام کر رہے ہیں اور لوگوں کو صراط مستقیم پر لانے کی جدوجہد میں مصروف ہیں، تاہم ان کا اکیلا کارنامہ ان تمام حضرات کے

[ا] آل عمران آیت ۱۱۰

کارناموں پر بہت بھاری نظر آرہا ہے۔[1]

ستّر ہزار غیر مسلم حلقہ بگوش اسلام

آپ کی تبلیغی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے مرزا ارشاد احمد علیمی صاحب ارقام فرماتے ہیں۔

حضرت مولانا صدیقی مرحوم و مغفور نے برصغیر پاک و ہند ہی میں نہیں بلکہ یورپ اور افریقہ کے بیشتر ممالک میں محدود وسائل اور انتہائی نامساعد حالات میں اسلام کا پیغام غیر مسلموں تک پہونچایا آپ کی ان مخلصانہ تبلیغی کوششوں سے ستر ہزار سے زائد غیر مسلم حلقہ بگوش اسلام ہوئے، جن میں صرف یورپین باشندوں کی تعداد چبیس ہزار ہے۔

مبلغین کے قافلہ کے سالار

اسی طرح پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب آپ کی تبلیغی خدمات سے متاثر ہوکر صفحہ قرطاس پر اظہار خیال فرماتے ہیں۔

حضرت مولانا میرٹھی صاحب اس صدی کے مبلغین اسلام کے قافلہ سالار ہیں۔ انہوں نے دنیا کے بیسوں ممالک کا دورہ کیا، اور ہزاروں غیر مسلموں کو مشرف بہ اسلام کیا جن میں پروفیسر بھی ہیں، دانشور بھی ہیں، عمائدین اور اعیان حکومت بھی ہیں۔[2]

چند عظیم نو مسلم شخصیتیں

مبلغ اسلام کی تبلیغ و دعوت کا حال عظیم شخصیتوں کی زبان سے سن لینے کے بعد آئیے میں آپ کو ان چند بخت آور حضرات کا حال سناؤں جنہیں مبلغ اسلام کی تبلیغی کوششوں سے اسلام جیسا ضابطۂ حیات ملا اور دامن اسلام سے وابستہ ہوکر سعادت دارین سے سرفرازی ملی۔

---

[1] حیات علیم رضا۔ ص ۱۰

[2] تقدیم بر کتاب مبلغ اسلام۔ ص ۲۹

ماریشش کا گورنر مبلغ اسلام ۱۹۲۶ء میں ماریشش تشریف لے گئے اور اسلامی تعلیمات کی تبلیغ و اشاعت کا کام نہایت حسن وخوبی کے ساتھ انجام دیا اس کا ثمرہ اصل اسلام کو یہ ملا کہ ماریشش کے فرانسیسی گورنر مسٹر مروات (MERWATE) جیسی عظیم شخصیت دامن اسلام سے وابستہ ہوگئی جس کی وجہ سے مبلغ اسلام کو اپنے مشن میں مزید سہولتیں میسر آئیں اور انہیں کے توسط سے آپ نے مراکش کے مشہور لیڈر غازی عبد الکریم سے قید میں ملاقات کی۔[1]

سیلون کا وزیر مبلغ اسلام نے ۱۹۲۳ء میں سیلون کا تبلیغی دورہ فرمایا اور اپنی حکیمانہ اور عالمانہ دعوت و تبلیغ سے بیشمار مردہ قلوب کو ایمان کی زندگی عطا فرمائی اور ان کی کشت حیات کو سرسبز و شاداب کیا۔ ان فیروز بختوں میں "محترم" "ریونڈ گنگ بری" کا نام بالخصوص قابل ذکر ہے، آپ حکومت سیلون کے وزیر تھے اور کولمبو یونیورسٹی کے پروفیسر بھی رہ چکے تھے، مگر اس سے زیادہ قابل ذکر بات یہ ہے کہ آپ نے بیس سال کا طویل عرصہ نصرانیت کی ترویج و اشاعت میں گذارا۔ آپ مسیحیت کے عظیم مبلغ اور پادری تھے، مگر مبلغ اسلام کی مترنم اور کیف بار آواز میں اسلام کی حقانیت کو سننے کے بعد وادی نور میں سیر کرنے لگے اور خود کو دامن اسلام سے وابستہ کر لیا، مبلغ اسلام کی اس بے مثال تبلیغی کامیابی پر مسلمانان بمبئی نے ان الفاظ میں تہنیت پیش کیا ہے۔

سیلون میں پادری ریونڈ گنگ بری پروفیسر کولمبو یونیورسٹی کا ایک معرکۃ الآرا جلسہ میں آپ کی تقریر سے اثر پا کر دولت اسلام کا شرف حاصل کرنا ایک بے مثال کامیابی ہے ـــــ خصوصاً جبکہ ان بزرگ نے اپنی عمر کے بیس برس محض خدمت نصرانیت پر صرف کئے، ایسے پختہ کار شخص کی طبیعت پر اسلام کا سکہ بٹھانا آپ ہی جیسے مقرر کا

[1] مبلغ اسلام ص ۲۹

کمال تھا اور خدائے تعالیٰ کا فضل آپ کے شامل حال تھا کہ اس نے یہ مقدس خدمتِ اسلام آپ کے ہاتھ سے اتمام کو پہونچائی۔[1]

سنگاپور کا بیرسٹر ۲ر اپریل ۱۹۳۱ء کو صبح کو جہاز ٹیریا کے ذریعہ مبلغ اسلام نے سنگاپور میں قدم رنجہ فرمایا، آپ کے قدوم میمنت لزوم سے شہریوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ آپ کی پُر اثر تقریر سے سنگاپور میں بیشمار لوگ دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے ان میں ایک عظیم شخصیت مسٹر سچندر رانا متھ دت کی ہے۔ آپ کے مشرف بہ اسلام ہونے کا واقعہ ہفت روزہ "الفقیہ" امرتسر ۲۸ر مئی ۱۹۳۱ء ص ۱۰ پر یوں مذکور ہے۔

دن بھر مسلم وغیر مسلم ملاقات کے لئے آتے رہے اور مولانا کے مدلل طرز کلام سے اپنے شبہات میں تسلی پاتے رہے، اسی سلسلے میں مسٹر سچندر رانا متھ دت ایم، اے، ایل، ایل، بی بیرسٹر ایٹ لا جو سنگاپور کے نہایت مشہور بیرسٹروں میں سے ہیں، مولانا موصوف سے ملے چند ملاقاتوں میں دینی گفتگو اور چند تقریروں کی شرکت نے ان کو اس درجہ متاثر کیا کہ ۳ر مئی ۱۹۳۱ء یک شنبہ کی سہ پہر ۴½ بجے مدرسہ الجنید کے صحن میں ہزاروں مسلمین اور غیر مسلمین کے مجمع کے سامنے بطیب خاطر مولانا موصوف کے دست حق پرست پر مشرف بہ اسلام ہوئے اسلامی نام سراج النور دت رکھا گیا۔[2]

یہ ان چند سربرآوردہ حضرات کا نام پیش کیا گیا ہے۔ جو مبلغ اسلام کی جادو بیانی اور دلائل و براہین سے مزین نورانی و حقانی تقریر و خطبات سے متاثر ہو کر اپنی قسمتوں کو عروج و ارتقاء کی منزل پر پہونچایا ہے۔ ورنہ اس طرح کے بے شمار

---

[1] مبلغ اسلام۔ ص۔ ۳۲۔ [2] مبلغ اسلام۔ ص۔ ۳۵

افراد ہیں جن کو مبلغ اسلام کی بدولت سرکار ابد قرار علیہ السلام کی غلامی کا شرف حاصل ہوا۔ اگر ان سب کا ذکر کیا جائے تو دفتر تیار ہو جائے

ع این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

تعمیری خدمات

یہ حقیقت کسی دلیل کی محتاج نہیں ہے کہ اسلامی تہذیب و تمدن اور ثقافت کے تحفظ کے لئے مساجد و مدارس کلیدی اور بنیادی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں امت مسلمہ کی اجتماعیت و یگانگت کا حسین منظر دیکھنا ہو تو مساجد و عبادت گاہوں کا رخ کیا جائے اور مذہبی معاشرہ اور اسلامی سوسائٹی کے جلوے دیکھنا ہو تو مدارس عربیہ اور دینی دانش گاہوں کا رخ کیا جائے پھر یہ عقدہ خود بخود کھل جائے گا کہ آج کی اس مغربی تہذیب اور بد عقیدگی کی مسموم فضا اور متعفن ماحول میں اسلام کی نشر و اشاعت اور اس کی حفاظت و صیانت کے اہم مراکز یہی دینی دانش گاہیں اور مساجد ہی ہیں جو تعلیمات اسلام کو فروغ دینے کیلئے تن من دھن سے لگی ہوئی ہیں بلاشبہ مساجد کی اہمیت معاشرت و سماج میں وہی ہے جو پاور ہاؤس کی اہمیت بجلی کی سپلائی میں ہوتی ہے۔ اور بقول ڈاکٹر مصطفےٰ رفعت صاحب جس طرح موٹر کار کی مرمت اور نگہداشت کا کام گیرج میں ہوتا ہے اسی طرح ہماری اسلامی زندگی کی اصلاح مساجد سے ہوتی ہے۔ ؎

اور مدارس و علمی دانش گاہوں کی اہمیت و افادیت تو اظہر من الشمس ہے خصوصاً اس دور پر فتن میں جبکہ تمام اسلام دشمن تحریکیں اپنی فکری ہتھیاروں سے لیس ہو کر دنیا بھر میں اپنے اثر و رسوخ کو تیز کرنے میں منہمک ہیں اور امت مسلمہ کے فرزندوں کو علمی فکری تمدنی ہر لحاظ سے مفلوج و معطل کرنے کا پروگرام چلا رہی ہیں اور مسلمانوں کے سینوں سے ایمان و اسلام کی حرارت و حمیت زائل کرنے کیلئے ہر ممکن کوشش میں مصروف

ہیں اور بڑی عیاری سے اپنے علوم وافکار کو مسلم معاشرے میں پھیلانے کا کام انجام دے رہی ہے

اب ان حالات میں ایک مخلص مبلغ اور داعی اسلام کا جو فریضہ بنتا ہے۔ اسے بیان کرنے کی چنداں حاجت نہیں علامہ عبدالعلیم میرٹھی انہیں اسباب وعوامل کے پیش نظر دنیا کے جس خطے میں پہونچے مساجد ومدارس قائم کئے اور فرزندان اسلام کو سیرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ذخیرۂ احادیث نبویہ، ماخذ اسلام اور حیات الصحابہ سے روشناس کرایا ساتھ ہی تزکیۂ نفس، تطہیر باطن اور عبادت وریاضت کے مراکز تعمیر کئے۔

چند مشہور مساجد ومدارس ویسے تو مبلغ اسلام نے بے شمار مساجد ومعابد اور دانش گاہوں کی بنیادیں رکھیں اور بالواسطہ یا بلاواسطہ ان کے بانی ہوئے مگر ہم نہایت اختصار کے ساتھ چند مشہور ومعروف مساجد ومدارس کا تذکرہ کرتے ہیں۔

مساجد

(۱) حنفی جامع مسجد کولمبو مبلغ اسلام ۱۹۲۳ء میں سیلون تشریف لے گئے جسے آج کل لنکا کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اس ملک کا دارالسلطنت کولمبو ہے آپ نے وہاں اپنی خطیبانہ شخصیت کے ذریعہ لوگوں کو اسلام کے قریب کیا اور وقت کے تقاضے کے پیش نظر ایک عظیم پرشکوہ مسجد تعمیر کرائی کولمبو کی سرزمین پر آج بھی وہ ملک کی عظیم اور خوشنما وخوبصورت مسجد مانی جاتی ہے۔ چنانچہ مرزا ارشاد احمد علیمی رقمطراز ہیں۔

کولمبو میں میمن حنفی مسجد کی تعمیر کے لئے کام کیا یہ مسجد پورے ملک میں
سب مساجد سے زیادہ شاندار ہے ؎۱

(۲) سلطان مسجد سنگاپور مبلغ اسلام ۱۷ اپریل ۱۹۳۱ء کی صبح کو سنگاپور تشریف فرما ہوتے اور معززین شہر کے جم غفیر نے آپ کا استقبال کیا پھولوں کے ہار اور عطر وگلاب سے آپ کی تواضع کی گئی ؎۲ اور بے شمار لوگوں نے آپ کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا آپ نے ان کے مذہبی تشخص کی حفظ وصیانت اور اسلامی تہذیب وتمدن کے تحفظ کے پیش نظر ایک عالیشان مسجد تعمیر کی جو پورے ملک میں مشہور ہے جناب خلیل رانا صاحب لکھتے ہیں۔

بہت سی مساجد تعمیر کرائیں عظیم الشان مساجد میں سلطان مسجد سنگاپور
وغیرہ خاص طور پر مشہور ہیں ؎۲

(۳) مسجد ناگریا جاپان کے مسلمان آپ کی تقریر کے دلدادہ تھے انہوں نے آپ کو مدعو کیا آپ وہاں تشریف لے گئے اور بیشمار اسلامی تعلیمات واقدار سے روشناس کرایا اور وہاں ایک خوبصورت مسجد بھی تعمیر کرائی جیساکہ جناب خلیل رانا صاحب لکھتے ہیں۔

"عظیم الشان مساجد میں مسجد ناگریا جاپان خاص طور سے مشہور ہے" ؎۴

مدارس وجامعات

(۱) دار العلوم علیمیہ انڈیا ہندوستان کے صوبہ اتر پردیش کا مردم خیز خطہ

؎۱ جادۂ ومنزل ۔ ص ۔ ۲۶۹ ۔ ؎۲ حیات علیم رضا ص ۲۲
؎۳ مبلغ اسلام ۔ ص ۔ ۲۱

جسے ضلع بستی کے نام سے جانا جاتا ہے اسی ضلع میں شہر سے تقریباً ۱۵ کلومیٹر دور شمال مشرق میں نیپال روڈ پر واقع موضع جمداشاہی ہے جہاں ملک کی عظیم دانشگاہ دار العلوم علیمیہ قائم ہے^ا یہاں کے خوش عقیدہ مسلمان عموماً حضرت مبلغ اسلام کے دامن سے وابستہ ہیں جن میں کچھ لوگ آج بھی بڑی محبت و عقیدت سے مبلغ اسلام کا ذکر کرنے والے موجود ہیں مبلغ اسلام کی دوربین نگاہ ہی یہاں ادارہ کے قیام کا سبب بنی چنانچہ ۱۹۵۳ء میں یہ ادارہ مبلغ اسلام کے نام سے منسوب کرکے قائم ہوا اور آج بحمدہ تعالیٰ ہندوستان بھر میں اہلسنت کے مدارس میں ایک اہم مقام رکھتا ہے جس میں جدید عربی انگلش اور علوم قدیمہ وجدیدہ کی اعلیٰ تعلیم کا معقول بندوبست ہے ادارہ میں قائم علیمی لائبریری تمام دانشوروں کی نگاہ میں قابل احترام مانی جاتی ہے اس ادارہ سے سالانہ عربی میگزین بنام "الشباب الاسلامی" نکلتا ہے جو مختلف عناصر دین و موضوعات پر مشتمل ہوتا ہے۔ جسے یہاں کے طلبا اپنے نوک قلم سے سنوارتے ہیں۔ حضرت مبلغ اسلام کے فیوض و برکات کا یہ چشمہ ہندوستان میں دار العلوم علیمیہ کے نام سے مشہور و معروف ہے جہاں امت محمدیہ کے نونہالانِ علوم نبویہ حاصل کرکے ہندوستان کے گوشے گوشے میں پھیلا کر مبلغ اسلام کے نقوش پر چل رہے ہیں۔

(۲) عربی یونیورسٹی ملایا

ملایا میں قادیانیت اپنی پوری توانائی کے ساتھ مصروف عمل تھی وہاں اسلام کے نام پر لوگوں کو قادیانیت کی زہریلی شراب پلائی جارہی تھی مبلغ اسلام ملایا تشریف لے گئے اور قادیانیت کے خلاف عربی، انگلش، اردو میں تقریریں کرنی شروع کیں جس سے ان گمراہوں کا اثر زائل ہوگیا۔ پھر آپ نے وہاں ایک عظیم عربی یونیورسٹی

ا؎ دار العلوم علیمیہ نصاب تعلیم ص ۵

قائم فرمائی تاکہ لوگ صحیح اسلامی اصول و نظریات سے آشنا ہو سکیں ساتھ ہی اس مادی دنیا میں زندگی بسر کرنے کا اسلامی شعور بیدار ہو سکے۔ یونیورسٹی کے قیام کے تعلق سے مرزا ارشاد احمد صاحب ارقام فرماتے ہیں۔

آپ نے ملایا میں جناب محمد ابراہیم الشاگوف کے تعاون سے عربی یونیورسٹی کی بنیاد ڈالی ۱؎

غفوریہ عربی اسکول کولمبو

مبلغ اسلام نے کولمبو کو اپنی فیض رساں شخصیت سے زیادہ محظوظ فرمایا۔ چنانچہ آپ وہاں متعدد بار تشریف لے گئے اور انگنت اسلامی مراکز تعمیر کرائے جب آپ ۱۹۲۳ء میں تشریف لے گئے تو ایک عظیم الشان مسجد قائم فرمایا اور جب ۱۹۳۳ء میں قدم رنجہ فرمایا تو کولمبو کے نزدیک ایک دینی درسگاہ کی بنیاد ڈالی اور نونہالان اسلام کے عقائد و نظریات کے تحفظ کا سامان فراہم کیا اس دینی دانش گاہ کو غفوریہ عربی اسکول کے نام سے جانا جاتا ہے مرزا ارشاد احمد صاحب لکھتے ہیں

"کولمبو کے نزدیک غفوریہ عربی اسکول قائم کیا ۲؎"

تنظیمی خدمات

"بہت مشہور ہے کہ ایک ایک مل کر گیارہ ہوتے ہیں" حافظ ملت کا ارشاد گرامی ہے۔

"اتحاد زندگی ہے اختلاف موت ہے" ۳؎

امت مسلمہ کی شیرازہ بندی بہت بڑی سعادت ہے قرآن کریم کا ارشاد ہے۔

واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا ولا تفرقوا ۴؎

اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور آپس میں انتشار و افتراق مت کرو

۱؎ حیات علیم رضا ص ۱۹ ۳؎ ملفوظات حافظ ملت، ص ۹۸

۲؎ حیات علیم رضا ص ۲۷ ۴؎ سورہ آل عمران آیت نمبر ۱۰۲

حدیث شریف ہے۔

"کونوا عباد اللہ اخوانا" اے اللہ کے بندے آپس میں بھائی بن کر رہو۔ نظم و نسق اور انتظام و انصرام کی خوبی سب کے نزدیک مسلم ہے کسی کام کو بہتر طور پر انجام دینے کیلئے جماعت اور انجمن سازی بہت ضروری ہے۔

یہ جماعتیں قومی، ملی، فلاحی، اصلاحی، دعوتی، مسلکی ہر طرح کی خدمت انجام دینے کیلئے اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اسلامی افکار و نظریات اور مذہبی امور کی تبلیغ و اشاعت کا اہم ذریعہ ہوتی ہیں۔

اسلاف کے قائم کردہ نقوش کو قوم و ملت کے سامنے پیش کرنے اور ماضی کی تاریخ کو حال کے آئینے میں لانے کیلئے موضوع ترین وسائل سمجھی جاتی ہیں جس قوم میں تنظیمی صلاحیت و استعداد کا فقدان ہوتا ہے وہ اپنی منزل مقصود پر بسہولت نہیں پہنچ پاتی۔

مبلغ اسلام نے اسلامی اقدار و تعلیمات کو ہر پہلو سے عام کرنے کا عزم مصمم کر رکھا تھا اس لئے آپ نے ہر ممکنہ ذریعہ کو اپنا کر اسلام کے پاکیزہ پیغامات کو اکناف عالم میں پھیلایا جگہ جگہ مدارس و دانش گاہوں کا قیام مساجد و معابد کی تعمیر یہ سب کے سب صرف تبلیغ اسلام کے پیش نظر تھا۔ چنانچہ اس مبارک و مسعود مقصد کے تحت آپ نے بیشمار تنظیموں اور انجمنوں کی بھی بنیادیں ڈالیں اور مشنریوں و سوسائٹیاں قائم فرمائیں ہم چند مشہور اور اہم تنظیموں کا تذکرہ کرتے ہیں۔

(۱) حزب اللہ موریشش

مبلغ اسلام ۱۹۲۶ء میں ماریشش کے تبلیغی دورے پر تشریف لے گئے اور وہاں کے مسلمانوں کو فیضیاب فرمایا جب آپ ماریشش پہونچے تو معلوم ہوا کہ وہاں قادیانیت بری طرح مسلمانوں کو اپنے چنگل میں کر چکی ہے، چنانچہ آپ نے ان کے عقائد کا رد فرمایا جس کا بیحد اثر ہوا اور بیشمار قادیانیوں نے اسلام قبول کیا آپ نے وہاں مسلمانوں کی ایک تنظیم بھی قائم فرمائی چنانچہ

مرزا ارشاد احمد صاحب لکھتے ہیں۔

"حضرت مولانا صدیقی علیہ الرحمہ نے ماریشش میں حزب اللہ کی بنیاد ڈالی"[۱]

(۲) تنظیم بین المذاہب الاسلامیہ مصر

اس کے متعلق محترم جناب خلیل صاحب رقمطراز ہیں۔

"علامہ عبد العلیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ ہر مذہب کے لوگوں کے درمیان اخوت انسانی کے علمبردار تھے تو یہ ناممکن تھا کہ آپ مسلمانوں کے مختلف مکاتب فکر کے اختلاف کو محسوس نہیں کرتے۔ آپ اگرچہ اہلسنت بریلوی مکتبہ فکر کے نمائندہ تھے لیکن جہاں تک فرقہ وارانہ تعصب کا تعلق ہے اس سے آپ کی ذات گرامی قطعی طور پر بری الذمہ ہے بلکہ آپ نے مختلف اسلامی مکتب فکر کے علماء کی ایک تنظیم قاہرہ مصر میں محمد علی علوبہ پاشا کے تعاون سے قائم فرمائی جس کا نام "تنظیم بین المذاہب الاسلامیہ رکھا"[۲]

راقم السطور عرض کرتا ہے کہ مختلف کلمہ گو جماعتوں کو دہریت و نیچریت کے خلاف ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا ایسا ہی ہے جیسا قرآن مجید فرماتا ہے۔ قل تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم[۳]

(۳) انٹرنیشنل اسلامک سروس سینٹر ڈربن

مبلغ اسلام غالباً ۱۹۳۵ء میں ڈربن تشریف لے گئے اور اپنی جادو بیانی، مترنم و نغمہ بار آواز اور پرکشش شخصیت سے ہزاروں کو اپنا دیوانہ بنا ڈالا پھر تو پورے ملک میں اسلامی بیداری کی عظیم لہر دوڑ پیدا ہو گئی بے شمار لوگوں نے اسلام کے دامن رحمت میں سکون و چین کا سانس لیا۔ مبلغ اسلام نے وہاں ایک ادارہ قائم فرمایا۔ جہاں سے آج بھی انگریزی زبان میں رسالہ "دی مسلم" ڈائجسٹ شائع ہوتا ہے

چنانچہ مرزا ارشاد احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

۱۔ حیات علیم رضا ص ۲۶۔ ۲۔ مبلغ اسلام ص ۵۳۔ ۳۔ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۶۰

"ڈربن میں انٹرنیشنل اسلامک سروس سینٹر قائم کیا جو وہاں مشہور
ماہنامہ انگریزی رسالہ "دی مسلم ڈائجسٹ" اور اسلامی مکی پبلیکیشنز
کے زیر اہتمام شائع کرتا ہے۔[۱]"

حضرت مبلغ اسلام کی عالمگیر خدمات اور کارہائے نمایاں کو اگر تفصیل سے ذکر کیا جائے تو بلا مبالغہ کئی دفتر تیار ہو جائیں گے مگر ہم اس مختصر مضمون میں اسی پر اکتفا کر کے آگے بڑھتے ہیں۔

تصنیفی خدمات

تصنیف و تالیف کا کام کتنا اہم اور دشوار کن ہے آئیے اسے حافظ ملت کے الفاظ میں ملاحظہ کریں۔ آپ فرماتے ہیں "مقرر ہونا سب سے آسان ہے مدرس ہونا اس سے مشکل اور مصنف ہونا سب سے مشکل" ایک مصنف و مرتب کو کتنی جاں گسل وادیوں سے گزرنا پڑتا ہے اس کا صحیح اندازہ انہیں لوگوں کو ہوتا ہے جو اس وادی کے راہرو ہیں مضامین کی فراہمی غیر محقق باتوں سے اجتناب، تحقیق و جستجو تبلیغ و تلاش معیاری اور پر وقار گفتگو سنجیدہ اور سلجھا ہوا اسلوب تحریر غرضیکہ بے شمار امور کو مدنظر رکھتے ہوئے ہی صحیح معنوں میں ایک مصنف اپنی علمی و فکری کاوش کو منظر عام پر لانے کی جرأت کرتا ہے پھر اسے قبولیت عام کا شرف حاصل ہونے کا اعزاز ملتا ہے۔"

آج کی اس ترقی یافتہ دنیا میں نشر و اشاعت تبلیغ و ترسیل، ابلاغ و اعلام کے بیشمار ذرائع رائج ہو چکے ہیں اور ان سب اسباب و ذرائع کی اہمیت بہر حال مسلم ہے مگر ان تمام ذرائع میں جو استحکام و پختگی تصنیف و تالیف کو حاصل ہے وہ کسی کو نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ عہد ماضی کی تاریخ میں بھی اس کا جادو سر چڑھ کے بولتا ہوا نظر آتا ہے۔ آج ہمارے سامنے جتنے بھی اسلامی ذخیرے موجود ہیں وہ سب اسی تصنیف و

---

[۱] حیات علیم رضا ص ۲۷

تالیف ہی کی دین ہیں تبلیغ اسلام کے جہاں بہت سے ذرائع ہیں وہیں موجودہ دور میں لٹریچر ورسائل کتب و پمفلٹس کی شکل میں دنیا کے سامنے اسلامی تعلیمات کو پیش کرنا سب سے مفید و مستحکم ذریعہ ہے آج باطل تحریکیں اور فاسد عقائد پر مشتمل تنظیمیں اپنے فکر و نظر کو دنیا کے گوشے گوشے میں اسی ذریعے سے پھیلا رہی ہیں جس کا سب کو علم ہے حضرت مبلغ اسلام چونکہ صرف ایک بلند پایہ خطیب ہی نہیں تھے بلکہ متبحر عالم دین عظیم الشان ادیب اور صاحب قلم بھی تھے۔ اس لئے آپ نے اس نہج سے بھی اسلامی تعلیمات کو عام کیا اور تصنیف و تالیف میں بھی اپنی یادگار چھوڑیں نیز ذیل میں چند تصانیف کا ذکر اختصار کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔

تصانیف

عربی تصنیف۔ مراۃ القادیانیت

مبلغ اسلام کو قرآنی زبان پر حیرت انگیز قدرت تھی۔ ایسے فصیح انداز سے عربی میں تکلم فرماتے کہ لوگ انگشت بدنداں رہ جاتے آپ نے عربی زبان میں ایک رسالہ تحریر فرمایا جس میں قادیانیوں کا زبردست رد فرمایا اور ان کے باطل نظریات سے امت مسلمہ کو متنبہ کیا یہ رسالہ مختلف زبانوں میں شائع ہوا[1]

اردو تصنیف۔ ذکرِ حبیب

یہ کتاب مستند و معتبر روایات و اقوال پر مشتمل فضائل محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم میں لکھی گئی جس کے دو حصے ہیں انداز نہایت شستہ اسلوب تحریر موثر و دلنشین ہے متعدد اشاعتی اداروں سے شائع ہو چکی ہے یہ کتاب خصوصاً محفل میلاد شریف میں پڑھنے کیلئے تصنیف ہوئی۔[2]

---

[1] حیات علیم رضا ص ۶۰ [2] مقدمہ ذکر حبیب اول

بہارِ شباب مبلغ اسلام نہ صرف یہ کہ ایک بلند پایہ عالم تھے بلکہ طبیب حاذق اور ماہر حکیم بھی تھے جب آپ نے قوم کے نوجوانوں کی جنسی بے راہروی کو محسوس کیا تو ان کی فلاح و بہبودی کیلئے یہ رسالہ تحریر فرمایا اور حکمت وطب نیز قرآن و حدیث کی روشنی میں امت مسلمہ کو جنسی بے راہ روی کی تباہ کاریوں سے آگاہ فرمایا۔ کتاب انتہائی دلپذیر اور موثر ہے جس کو پڑھ کر بے شمار لوگوں نے اپنی اصلاح کی اور جنسی بے راہ روی سے بچ کر اپنے خاندان کو سماجی ترقیوں سے ہمکنار کیا۔

کتاب تصوف تصوف کی اہمیت وافادیت تزکیۂ نفس میں مسلم الثبوت ہے تطہیر باطنی کیلئے امت مسلمہ کے ایک پاکباز طبقہ نے اسے اپنایا جس کی بدولت نفس امارہ مغلوب اور نفس مطمئنہ غالب ہوتا ہے بلاشبہ خاصانِ خدا نے تصوف کو قدر کی نگاہ سے دیکھا اور اس موضوع پر بے شمار کتابیں تصنیف فرمائیں حضرت مبلغ اسلام نے بھی اس موضوع پر قلم اٹھایا اور رسالہ بنام کتاب تصوف قوم کے سامنے پیش فرمایا۔

اس کے علاوہ احکام رمضان، مرزائی حقیقت کا اظہار، صوت الحق انسانی مسائل کا حل، و دیگر کتب و رسائل بھی آپ کی یادگار ہیں۔ [1]

انگریزی تصنیف حضرت مبلغ اسلام نے انگریزی زبان میں معتدبہ مقدار میں تصنیف فرمائی ہیں ہم چند ایک کا نام پیش کرتے ہیں۔

اسلام اور اشتراکیت اس کتاب میں اشتراکیت اور کمیونزم کے نظریات کا تفصیل سے جائزہ لیا گیا ہے اور اسلامی اصول و نظریات کی روشنی میں اس کے حسن و قبح کو نہایت حسین اسلوب میں پیش کیا گیا ہے۔

امن کا پیغام یوریپین لابی نے اسلام کو بدنام کرنے کا جو گھناؤنا رول ادا کیا ہے

[1] حیات علیم رضا ص ۔ ۶

اس کو سن کر انسان عالم سکتہ میں ہو جاتا ہے مبلغین اسلام نے ان کے کالے کرتوتوں کا پردہ چاک کرنے میں بے پناہ جدو جہد کی ہے حضرت مبلغ اسلام نے بھی اسلام پر عائد کردہ الزام کو ختم کرنے کیلئے امن کا پیغام لکھا جس میں اسلام کے بارے میں اس حقیقت کو پیش کیا کہ اسلام شر و فساد اور تخریب کاری کا علمبردار نہیں بلکہ سراپا امن و سکون کا پیغام ہے۔

معجزہ مذہب اور سائنس کی نظر میں

اس کتاب میں انبیاء کرام کے ہاتھوں خوارق عادات افعال واعمال کے ظہور پر بڑے محققانہ انداز سے قلم اٹھایا ہے اور اسلامی زبان کا لفظ "معجزہ" آیا سائنسی اعتبار سے بھی کچھ واقفیت و حقیقت رکھتا ہے یا نہیں اسے بڑے خوبی سے بیان کیا ہے

ان کتابوں کے علاوہ بھی بہت سی کتابیں انگریزی زبان میں شائع فرمائیں جو انگریزی زبان وادب سے شغف رکھنے والوں پر مخفی نہیں بے شمار لوگوں کو ان کتابوں سے ایمان کی روشنی ملی۔

وفاتِ حسرت آیات

"موت اس کی ہے جس پر زمانہ افسوس"
"یوں تو دنیا میں سبھی آئے ہیں مرنے کیلئے"

ہمارا ایمان ہے کہ ہر نفس کو موت و فنا کے گھاٹ اترنا ہے ہر جاندار کو موت کا کڑوا گھونٹ پینا ہے قرآن کا فرمان ہے۔ کل نفس ذائقۃ الموت[۱] ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ یوں تو ہر شخص کو موت آنی ہے مگر کچھ شخصیتوں کا دنیا سے جانا گویا صفحہ ہستی کا ایک روشن ورق کا الٹ جانا ہوتا ہے۔ وہ جاتے تو ہیں تنہا مگر انجمن کی انجمن ان کے جانے سے سونی ہو جاتی ہے ایک عالم کرب و اضطراب میں ڈوب جاتا ہے۔ حضرت مبلغ اسلام کا دنیائے فانی سے دنیائے جاودانی کی طرف

---

[۱] سورۂ آل عمران آیت ۱۸۴

رحلت کرنا یقیناً اسلام کا ایک روشن ورق کے الٹ جانے اور ایک عالم کا فنا ہونے کے مترادف ہے۔

حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری رقمطراز ہیں۔

"اس نابغۂ روزگار ہستی کے وصال سے تاریخ اسلام کا ایک روشن ورق الٹ گیا"۔ [۱]

مگر جائے رشک ہے کہ کیسی پر سعید ساعت تھی جب مبلغ اسلام کو پروردگار نے اپنے حضور بلایا۔ دنیائے اسلام کے چپے چپے سے آئے ہوئے بادۂ توحید کے متوالے مکۃ المکرمہ اور مدینۃ المنورہ کی پر کیف فضاؤں میں سکون واطمینان کا دم بھر رہے تھے۔ اور مبلغ اسلام اپنے رب کے حضور جانے کی تیاری میں مصروف تھے۔

اس واقعہ کی منظر کشی جناب خلیل احمد رانا نے ان الفاظ میں کی ہے!

"علامہ صدیقی علیہ الرحمہ ۱۳۷۳ھ میں تبلیغی دورہ کے بعد عازم حج وزیارت ہوئے مناسک حج کی ادائیگی کے بعد مدینہ منورہ حاضری دی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ومحبت کی یہ کیفیت تھی کہ دربار حبیب سے واپسی کو دل نہ چاہتا تھا اور دل سے یہ دعا نکل رہی تھی

"علیم خستہ جاں تھک گیا ہے درد ہجراں سے
الٰہی کب وہ دن آئے کہ مہمان محمد ہو"

۲۳ ذوالحجہ ۱۳۷۳ھ مطابق ۲۲ اگست ۱۹۵۴ء کو مدینہ منورہ میں وصال ہوا اور جنت البقیع میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قدموں میں مدفون ہوئے۔ آپ کی نماز جنازہ میں دنیائے اسلام کے ان تمام مسلمانوں نے شرکت کی جو حج سے فراغت کے بعد مدینہ منورہ روضۂ رسول اللہ صلی

---

[۱] تذکرہ اکابر اہلسنت پاکستان۔ ص۔ ۲۴۲

اللہ علیہ وسلم کی زیارت کیلئے ٹھہرے ہوئے تھے۔ نماز جنازہ عاشق رسول حضرت علامہ شیخ محمد ضیاء الدین احمد مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ مجاز امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی خدائے تعالیٰ تاقیامت حضرت موصوف علیہ الرحمہ کے مزار پرانوار پر رحمت کی بارش برساتا رہے۔

مبلغِ اسلام اربابِ علم ودانش کی نظر میں

امام احمد رضا قدس سرہٗ ــــــــ مجدد دین وملت فقیہ اعظم اسلام انڈیا

آپ مبلغ اسلام عبد العلیم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ کے رسوخ فی العلم پر بڑا اعتماد فرماتے تھے چنانچہ مبلغ اسلام کے بارے میں آپ کا نظریہ تھا کہ

عبدِ علیم کے عِلم کو سُن کر
جہل کی بہل بھگاتے یہ ہیں [1]

جناب حسن البناء ــــــــ بانی الاخوان المسلمون مصر

عالم اسلام کی مشہور تنظیم الاخوان المسلمون کے بانی حسن البناء (مصر) نے آپ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے لکھاہے۔

كما كان من فضل الله وتوفيقه ان التقينا منذ عامين في الارض المقدسة وعند البيت العتيق بصاحب الفضيلة والداعية الاسلامي الشيخ عبد العليم الصديقي ونحن نسئل الله تبارك وتعالى ان يجزي الاستاذ

---

[1] احمد رضا خاں بریلوی امام الاستمداد۔ ص ۷۹

المفضال الشیخ محمد عبد العلیم الصدیقی عن المسلمین عامۃ خیر جزاء¹

جناب رام غلام

وزیر اعظم موریشش افریقہ

جلسہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کرتے ہوئے کہا یہ خطہ پر سکون ہے اور اس کے سکون کا سہرا مولانا عبد العلیم صدیقی کے سر ہے جنہوں نے اپنی تبلیغی کوششوں اور امن کی تعلیم سے یہاں کے باشندوں کو امن و سکون سے رہنے کا درس دیا۔

ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی

سابق وائس چانسلر کراچی یونیورسٹی

ڈاکٹر قریشی صاحب نے شاہ عبد العلیم صدیقی علیہ الرحمہ کی تبلیغی، تنظیمی، تحریکی خدمات کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا ہے

میں ان کا بیحد احترام کرتا تھا وہ اپنی ذات میں بیشمار خوبیوں کے مالک تھے۔ مولانا سے میری دو ملاقاتیں یادگار رہیں کہ پہلی اس وقت جبکہ آپ کو آنکھ میں سخت تکلیف تھی لیکن مولانا پھر بھی اپنے تحریکی کاموں میں بہت مصروف تھے۔ دوسری بمبئی میں نماز عید الضحیٰ کے موقع پر جبکہ آپ نے نماز کی امامت کے بعد یہ پُر اثر دعا فرمائی تھی یا اللہ تو ہمیں اس ذلت سے بچا کہ ہم غلاموں کے غلام بن جائیں۔

ڈاکٹر فرمان فتحپوری

صدر شعبۂ اردو کراچی یونیورسٹی

مجھے ان سے عقیدت اور انکی دینی خدمات کا اعتراف ہے۔

---

¹ البیان عربی بحوالہ تذکرۂ اکابر اہلسنت پاکستان۔ ۲۸۰

ڈاکٹر نواب مشتاق احمد خاں (ادیب) ________ پاکستان

مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی ایک یگانہ روزگار شخصیت تھے انہوں نے عمر اپنی ذہنی اور جسمانی قوتیں تبلیغ اسلام اور اللہ اور اس کے رسول کے نام کی سربلندی کیلئے وقف کر دیں وہ مرد مومن تھے اور دین کی خدمت ہی ان کا اوڑھنا بچھونا تھا۔

مقبول جہانگیر ________ لندن

علامہ عبدالعلیم صدیقی، مشرقی زبانوں کے عالم فاضل ہونے کے علاوہ مغربی زبانوں پر بھی عبور رکھتے تھے۔ ان کے علم وفضل کے بارے میں اتنا ہی کہہ دینا کافی ہے کہ وہ مولانا امام احمد رضا صاحب بریلوی علیہ الرحمہ کے خلفاء میں شامل تھے، قرآن، حدیث، تفسیر اور فقہ میں مولانا صدیقی کو مہارت حاصل تھی۔

محمد صلاح الدین ________ ایڈیٹر روزنامہ جسارت کراچی پاکستان

مرحوم نے دعوت و تبلیغ کے میدان میں جو وسیع کام کیا ہے وہ دین سے ان کی محبت اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت کا واضح ثبوت ہے۔

انہوں نے سنگاپور میں جس اسلامی مرکز اور مدرسے کی بنیاد رکھی تھی اس کے کام کو حال ہی میں دیکھنے کا اتفاق ہوا، اور میں اس امر کی گواہی دے سکتا ہوں کہ صرف یہ ہی ایک صدقہ جاریہ ان کی مغفرت کے لئے کافی ہے۔

سید سلیمان ندوی ________ دارالمصنفین اعظم گڈھ انڈیا

مولانا عبدالعلیم صدیقی قادری میرٹھ کے ایک پرجوش مبلغ عالم ہیں بریلی میں

27266

عربی و مذہبی درسیات کی تکمیل کی ہے ان کو تبلیغ کا شوق ہوا اور اپنے لئے ہند و چین کے جزیروں اور ساحلی شہروں کا میدان پسند کیا، ادھر کے چند مسلمان کئے ہوئے یورپین مسلمانوں کو دیکھا اور حیرت ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کس طرح کس کی قسمت میں کوئی سعادت رکھتا ہے۔ موصوف کی یہ تبلیغی کوششیں علماء کیلئے قابل تقلید اور عام مسلمانوں کے شکریہ اور اعتراف کے قابل ہیں۔

مولانا عبدالماجد دریا آبادی

ایڈیٹر ہفت روزہ صدق جدید لکھنؤ انڈیا

بریلوی گروہ کے سارے افراد کو ایک ہی رنگ میں رنگا ہوا سمجھنا زیادتی ہے مولانا عبدالعلیم میرٹھی مرحوم و مغفور نے اسی گروہ کے ایک فرد ہو کر بیش بہا تبلیغی خدمات انجام دیں۔

مولانا محمد جعفر شاہ

پھلواروی

مولانا کی تقریر بڑی رواں ہوتی تھی ان کی عمر کا بڑا حصہ تبلیغی سرگرمیوں میں گزرا ہے، یورپ، امریکہ، افریقہ، انڈونیشیا وغیرہ میں انہوں نے تبلیغ اسلام کا کام انجام دیا ہے۔

پروفیسر این اتچ برلاس

ٹوکیو

ہر شخص مولانا صدیقی کو ہر پلیٹ فارم پر بولتے ہوئے سن سکتا ہے اور اس سے محظوظ ہوتا ہے اور کیوں نہ ہو کہ ایک جانب مولانا کی مقناطیسی شخصیت ہو دوسری جانب ان کی نغمہ بار آواز اور تیسری جانب ان کی ٹھوس اور مدلل تقریر ہو۔[۱]

---

[۱] رام غلام سے لے کر یہاں تک تمام تاثرات کتاب "مبلغ اسلام" سے ماخوذ ہیں۔

فقیہ ملت مفتی جلال الدین امجدی

بانی و مہتمم مرکز تربیت افتاء اوجھاگنج بستی یوپی

مبلغ اسلام حضرت علامہ شاہ محمد عبد العلیم میرٹھی علیہ الرحمۃ والرضوان جنہوں نے اپنی موثر تقریروں سے اسلام کے پیغام کو دنیا کے گوشے گوشے میں پہونچایا میرے زمانۂ طالب علمی میں ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۲ء کے درمیان وصال فرمانے سے چند سال قبل وہ ناگپور (مہاراشٹر) تشریف لائے شطرنجی پورہ کی مسجد میں آپ کا وعظ ہوا تھوڑی تمہید کے بعد حضرت معاذ و معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شہادت کا واقعہ آپ نے ڈیڑھ گھنٹہ میں اس انداز سے فرمایا کہ پورا مجمع زار و قطار رو رہا تھا۔

شہادت کا دولہا بنانے میں ان کی والدہ نہلاتے اور کنگھی کرتے وقت کیا کہہ رہی تھیں مبلغ اسلام نے ایسے الفاظ میں ان کو بیان فرمایا کہ جن کی یاد سے آج بھی ہماری آنکھیں اشک آلود ہو جاتی ہیں پوری زندگی میں ہم نے کسی مقرر کی ایسی موثر تقریر نہیں سنی۔[1]

مفتی شبیر حسن رضوی

شیخ الحدیث جامعہ سرونا ہی

مبلغ اسلام حضرت علامہ عبد العلیم میرٹھی علیہ الرحمۃ والرضوان مختلف زبانوں کے ماہر، ایک عظیم مفکر، بہت ہی بلند پایہ عالم دین، نہایت ہی زبردست فصیح و بلیغ قادر الکلام مبلغ دین و اسلام تھے اور رضوی کے صحبت و تربیت یافتہ ایک مرد باخدا تھے ان کے تبحر علمی و جلالت علمی پر امام الکل فی الکل امام احمد رضا قدس سرہ کا یہ شعر حجت قاطع کی حیثیت رکھتا ہے، امام احمد رضا اپنے محبوب تلمیذ و خلیفہ علامہ عبد العلیم میرٹھی علیہ الرحمۃ والرضوان کو اور ان کے علم کو سراہتے ہوئے فرماتے ہیں۔

---

[1] مکتوب گرامی بنام راقم السطور مورخہ ۱۰ رمضان ۱۴۱۹ھ

عبد علیم کے علم کو سُن کر   جہل کی بہل بھگاتے یہ ہیں

تبلیغ اسلام و اشاعت دین ان کا اوڑھنا بچھونا تھا اور حق تو یہ ہے کہ حضرت علامہ ارشاد ربانی ادع الیٰ سبیل ربك بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ کی عملی تفسیر تھے میں نے اپنے بعض بزرگوں سے سنا ہے کہ آواز بہت بلند تھی اور اس میں جاذبیت اور کشش تھی اور تقریباً پینسٹھ ہزار غیر مہذب و گم گشتہ و گمراہوں کو تہذیب یافتہ کر دیا اور انہیں اسلام و ایمان کی دولت بے بہا سے سرفراز کیا اور صراط مستوی و جادۂ مستقیم کی ہدایت و رہبری فرمائی حضرت علامہ علیہ الرحمہ کا یہ زبردست کارنامہ رہتی دنیا تک یاد رکھا جائے گا۔ اور تاریخ کے اوراق میں ہمیشہ باقی و محفوظ رہے گا۔

"فنا کے بعد بھی باقی ہے شان رہبری تیری"

ڈاکٹر فضل الرحمٰن شرر مصباحی ——— طبیہ کالج دہلی

مجدد دین و ملت حضرت امام احمد رضا بریلوی کے خلفاء و تلامذہ میں یوں تو ہر فرد اپنی جگہ نمایاں خصوصیات کا حامل تھا لیکن اس خصوص میں بھی مبلغ افریقہ حضرت مولانا عبد العلیم صدیقی میرٹھی کی اپنی ایک الگ پہچان تھی ہندوستان میں اسلام کی نمائندگی کا دعوئی کرنے والے علماء سو کو دہلوی اور رائے بریلوی سے جو کچھ ورثہ میں ملا تھا انگریزی حکومت کی مدد سے اس کی تشہیر کر کے اور عقائد و احکام کی خلاف شرع بغیر تشریح کر کے اسلام کے نام پر جو گمراہی پھیلانے کی سازش رچی گئی تھی اس کو بے نقاب کر کے اور ملت و معاشرہ کی ان آلودگیوں سے تطہیر کر کے حضرت امام اور ان کے خلفاء و تلامذہ نے وقت کا جو اہم فریضہ ادا کیا ہے تاریخ ہمیشہ ان کی احسانمند رہے گی آج ہندوستان میں ہزاروں مدارس خانقاہوں اور اسلامی تنظیموں کے ذریعہ جو مسلک حق کی تبلیغ و اشاعت کا کام ہو رہا ہے یہ انہیں علماء ربانیین کی جدوجہد

کا ثمرہ ہے اسی طرح ہندوستان سے باہر تثلیث بپتسمہ والے اسلام کے خلاف سازشوں
میں مصروف تھے جنہیں حکومتوں کی پشت پناہی حاصل تھی فاضل بریلوی نے اس معرکہ
کو سر کرنے کیلئے اور یہود و نصاریٰ میں تبلیغ دین کا اہم فریضہ ادا کرنے کیلئے حضرت علامہ
میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ کا انتخاب فرمایا۔ جنہوں نے بڑے بڑے انگریز دانشوروں سے مناظرہ
و مباحثہ کیا اور جن کے دست حق پرست پر ہزاروں انگریز مسلمان ہوئے۔ ؎۱

ڈاکٹر مسلم نوری

صدر شعبہ فارسی ممتاز ڈگری کالج لکھنو

حضرت مبلغ اسلام علامہ عبد العلیم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ کے حیرت انگیز کارناموں
سے واقفیت کے بعد میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ علامہ عبد العلیم مرحوم برصغیر کی ان نامور
اور قد آور شخصیات میں سے ہیں جن پر ملک و ملت جس قدر ناز کرے کم ہے۔ مولانا
مرحوم کی شخصیت علم و عمل اور دعوت و تبلیغ کا مجموعہ تھی ایسی نادر روزگار ہستیاں
صدیوں میں کبھی منصۂ شہود پر نمودار ہوتی ہیں مولانا نے اپنے مرشد امام احمد رضا فاضل
بریلوی قدس سرہ کے اشارے پر اپنی پوری زندگی تبلیغ اسلام کیلئے وقف کر دی جس کے
نتیجہ میں ستر ہزار غیر مسلم دولتِ ایمان سے مشرف ہوتے ان نومسلموں میں ہزاروں
ارباب علم و دانش اور اصحاب اقتدار و اختیار بھی شامل ہیں۔

مولانا مرحوم کی یہ تبلیغی خدمات بلاشبہ آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہے ؎۲

جناب شمشاد علی جیبی

ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج سلطانپور

علامہ عبد العلیم میرٹھی قدس سرہ کی دعاؤں کا حسین ثمرہ دار العلوم علیمیہ جمداشاہی
بستی دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے پر علامہ مرحوم کی تبلیغی خدمات کا تفصیلی تذکرہ سنا

؎۱ مکتوب بنام راقم السطور مورخہ ۱۶؍ جنوری ۱۹۹۹ء ؎۲ مکتوب بنام راقم السطور ؍؍ ؍؍

امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے خلفاء و تلامذہ میں اس حیثیت سے علامہ مرحوم منفرد نظر آتے ہیں کہ یورپ و افریقہ کی وادیوں میں شمع اسلام کو منور کرنے میں آپ نے بے پناہ محنت و جانفشانی سے کام لیا جس کی بدولت آج ہزاروں افراد کلمہ توحید کی نغمہ سرائی کرتے ہوئے نظر آرہے ہیں بلاشبہ علامہ ایک عظیم مبلغ اسلام اور قادر الکلام خطیب اور سراپا خلوص تھے۔ ۱؎

ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم ——— صدر شعبہ علوم اسلامیہ ہمدرد یونیورسٹی دہلی

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبد العلیم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ عالم اسلام کی ان چند شخصیات میں سے ایک ہیں جنہوں نے یورپ و افریقہ کے ان باشندوں کو دولت ایمان سے مشرف کیا جن کے دل کفر و شرک کی غلاظتوں سے بھرپور اور اسلام کی روشنی سے بہت دور تھے موجودہ زمانہ کے بعض مبلغین کی طرح مسلمانوں کو کلمہ نہیں پڑھایا بلکہ انہیں ایمان پر ثابت قدم رہنے کی تلقین فرمائی۔ اس زمانے میں دعوتی اور تبلیغی مراکز کے جتنے نمائندے ہیں انہیں ان کی زندگی سے سبق حاصل کرنا چاہئے سچی بات تو یہ ہے کہ یورپ و افریقہ کا جو خطہ شمع اسلام سے منور ہے اس میں ان کی مساعی جمیلہ کا کافی حصہ ہے انہوں نے وہاں جس عالمانہ وقار کے ساتھ اسلام کی تبلیغ فرمائی اور وابستگان اسلام کو مذہبی رہنماؤں کے ساتھ جس عزت و احترام کے ساتھ پیش آنے کا شعور بخشا وہ آج بھی باقی ہے۔ ۲؎

پیر طریقت علامہ سید مظہر ربانی مدظلہ العالی ——— بانی و مہتمم دار العلوم ربانیہ باندہ

حضرت علامہ عبد العلیم صاحب میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ سنیوں میں زبردست مبلغ اسلام

۱؎ مکتوب بنام راقم السطور۔ ۴ ر جنوری ۹۹ء ۲؎ مکتوب بنام راقم السطور ۱۳ ر شوال ۱۹ھ

کے منصب پر تھے اور سات زبانوں میں ماہر تھے یورپ وافریقہ وغیرہا میں ہزاروں غیر مسلموں کو مشرف بہ اسلام فرمایا فقیر نے آٹھ ممالک کا خود بھی دورہ کیا جس میں تقریباً ہر جگہ حضرت موصوف رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین، معتقدین یا خصوصی احباب سے موصوف کی زبردست تبلیغی مساعیٔ جمیلہ کا علم ہوا ہندوستان میں ہر بڑے سنّی اسٹیج پر حضرت موصوف بھی رہتے تھے اور خصوصیت کے ساتھ بڑی بڑی کانفرنسوں میں موصوف کو ضرور مدعو کیا جاتا تھا کیونکہ اکابر علماء اہلسنت میں کوئی عالم موصوف کے برابر انگریزی داں اور عالمی سیاست کا ماہر نہیں تھا۔ سنیت کی اشاعت میں بھی بیرون ہند مسلک اعلیحضرت کے سب سے بڑے مبلغ حضرت موصوف ہی شمار کئے جاتے تھے ؎۱

ڈاکٹر احمد صاحب ــــــــــــ فلپائن

آج ہمیں برصغیر پاک و ہند کے مشہور مبلغ مولانا عبدالعلیم صدیقی کی طرح دین کی تبلیغ واشاعت کرنا چاہیے۔ مولانا نے فلپائن کے جزیروں میں اسلام کی تبلیغ کے لئے مدرسے لائبریریاں اور مساجد بنوائیں اور ماہنامے اور ہفت روزہ جریدے جاری کئے ہمیں اسلام کی جو روشنی ملی ہے انھیں سے ملی ہے ان ہی کی مساعیٔ جمیلہ سے ہم مسلمان ہوئے۔

پروفیسر مسعود احمد صاحب ــــــــــــ سندھ پاکستان

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالعلیم صدیقی میرٹھی علیہ الرحمہ کی باکمال شخصیت چودھویں صدی ہجری کے علماء اور مبلغین اسلام میں سرفہرست نظر آتی ہے۔ انہوں نے تنہا ایک انجمن کا کام کیا، ان کے عزم و حوصلہ کو دیکھ کر صدر اول کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

؎۱ مکتوب بنام راقم السطور مورخہ ۱۲ رشوال ۱۴۰۹ھ

جارج برنارڈشا ـــــــــــــ فلاسفر آف آئرلینڈ

آپ کی گفتگو اتنی دلچسپ اور معلوماتی ہے کہ میں سالوں تک آپ کے ساتھ رہنا پسند کروں گا۔ مجھے واقعی اس بات کا افسوس ہے کہ آپ جیسے بزرگ عالم سے میں صرف اتنی مختصر بات چیت کر سکا، اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ بڑے شاندار اور بہترین انداز میں اسلامی تعلیمات کو پیش کرتے ہیں۔

(نوٹ: ڈاکٹر احمد سے لیکر یہاں تک تاثرات کتاب مبلغ اسلام سے ماخوذ ہیں)

علامہ عبدالحکیم شرف قادری ـــــــــــــ شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ لاہور پاکستان

حضرت مولانا محمد عبدالعلیم صدیقی شعلہ بیان خطیب بلند پایہ ادیب اور عظیم مفکر اسلام تھے جب آپ اپنی نغمہ ریز آواز میں دلائل و براھین سے اسلام کی حقانیت بیان کرتے تو حاضرین پر سکوت چھا جاتا اور بڑے بڑے سائنسداں فلاسفہ اور دہریہ قسم کے لوگ آپ کے دست اقدس پر حلقہ بگوش اسلام ہو جاتے آپ نے پوری قوت اور بے باکی سے دین فطرت اسلام کا پیغام دنیا کے گوشے گوشے میں پہونچایا جس کے نتیجے میں پچاس ہزار سے زائد غیر مسلم مشرف بہ اسلام ہوئے یہ وہ ناقابل فراموش کارنامہ ہے جو آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ [1]

علامہ نور محمد قادری ـــــــــــــ عظیم مورخ پاکستان

حضرت مولانا اس صدی کی تاریخ میں عالم اسلام کی بہت بڑی شخصیت گزرے ہیں حضرت مولانا اس زمانہ کی الہ آباد یونیورسٹی بی اے ایل ایل بی کے علاوہ نہایت

---

[1] عبدالحکیم شرف قادری مولانا تذکرہ اکابر اہلسنت پاکستان ص ۲۳۸

بلند پایہ عالم ربانی اور صاحب کشف و کرامت اہل اللہ اور غوث پاک کے سلسلہ قادریہ عالیہ کے صاحب اجازت بزرگ تھے فقہ حنفیہ اور شافعیہ میں کمال رکھتے تھے ۔[۱]

شیخ القرآن عبداللہ خان عزیزی ــــــ الجامعۃ الاسلامیہ رونا ہی فیض آباد انڈیا

حضرت علامہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ لاریب ایک نائب رسول تھے انہوں نے دعوت و تبلیغ کے سلسلہ میں جو کچھ محنت و مشقت اٹھائی بلکہ جو کچھ کارنامہ انجام دیا اس میں وہ صرف اجر آخرت کے امیدوار رہے حرص و طمع دنیا سے بالکل پاک و صاف رہ کر دین اسلام کی خدمت زندگی بھر کرتے رہے۔ آج دنیا میں سینکڑوں مبلغین کام کر رہے ہیں اور لوگوں کو صراط مستقیم پر لانے کی جد و جہد میں مصروف ہیں، تاہم ان کا اکیلا کارنامہ ان تمام حضرات کے کارناموں پر بہت بھاری نظر آرہا ہے ۔[۲]

مولانا یٰسین اختر مصباحی ــــــ بانی دارالقلم دہلی انڈیا۔

آپ تقریباً دنیا کے ہر حصہ میں پہونچے اور اسلامی سوسائٹیاں علمی ادارے مسجدیں اور مشنریاں اور لائبریریاں قائم کیں لاکھوں غیر مسلموں کو مشرف بہ اسلام فرمایا جس میں بہت سے آج بھی دنیا کے مختلف ممالک میں اسلام کی ترویج و اشاعت کیلئے کوشاں ہیں اور بحیثیت مبلغ اسلام کام کر رہے ہیں ۔[۳]

مولانا بدر القادری ــــــ اسلامک اکیڈمی ڈین ہیگ ۔ ہالینڈ

سرینام میں دینی اور اسلامی انقلاب کی تاریخ اس دن سے شروع ہوئی،

۱۔ مرزا رشاد علیمی ادیب۔ حیات علیم رضا ص ۲۳ ۔ ۲۔ عبداللہ خان عزیزی شیخ القرآن ماہنامہ اشرفیہ اگست ۹۶ء
۳۔ یٰس اختر مصباحی مولانا دبستان رضا ص ۷

جب مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالعلیم صدیقی میرٹھی علیہ الرحمہ نے وہاں قدم رنجہ فرمایا، وہ ایمان و سرفروشی کی یاد بہاری کا ایک جھونکا تھا جو خلیفۂ امام احمد رضا قدس سرہ کی آمد سے پارا مار ابو کی سرزمین پر ظاہر ہوا، علامہ صدیقی علیہ الرحمۃ علم و فراست کے ساتھ ساتھ روحانیت کی دولت سے بھی مالامال تھے۔[1]

حضرت مبلغ اسلام کی عالم گیر خدمات اور ان کی باکمال شخصیت کے تعلق سے بے شمار اصحاب فضل و کمال اور ارباب علم و دانش نے اظہار خیال اور اعتراف حقیقت کیا ہے اور بہت سے محبین نے ارمغان عقیدت پیش کیا ہے اگر ان سب کو حیطہ تحریر میں لایا جائے تو عظیم دفتر تیار ہو جائے گا۔ راقم السطور نے چند ایک کے اقوال و تاثرات ہدیۂ ناظرین کر دیئے ہیں۔ ارباب بصیرت خود ہی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ علامہ صدیقی علیہ الرحمہ نے جو حیرت انگیز تبلیغی و دعوتی خدمات انجام دی ہے اس پر ہر ایک کی زبان سے داد تحسین کے کلمات سنائی دے رہے ہیں، اپنے اور بیگانے بھی مداح نظر آرہے ہیں، اور حقیقت تو یہ ہے کہ ایسا عظیم مبلغ موجودہ صدی میں شاید ہی کوئی دوسرا گذرا ہو جس نے علامہ صدیقی علیہ الرحمہ جیسا کارنامہ انجام دیا ہو ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

مضمون کے اختتام پر عرض گذار ہوں کہ از ابتدا تا انتہا اگر آپ کو کوئی بات خلاف واقعہ نظر آئے تو براہ کرم مطلع کریں تاکہ اس کی تصحیح کی جاسکے اور یہ بھی عرض ہیکہ مستقبل قریب میں انشاء المولیٰ تعالیٰ مبلغ اسلام کے تعلق سے ایک عظیم مستند و معتبر تاریخی دستاویز تیار کرنے کا ارادہ ہے، آپ لوگوں میں سے جسے بھی مبلغ اسلام کے تعلق سے کچھ معلوم ہو ہمیں مطلع کریں ہم آپ کے شکر گذار ہوں گے۔ مولیٰ تعالیٰ ہم سب کو دعوت و تبلیغ کا کام بحسن و خوبی انجام دینے کی توفیق بخشے آمین۔

محمد اختر حسین قادری علیمی بستوی
خادم تدریس و افتاء دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی بستی
۲۶ رجب المرجب ۱۴۱۹ھ

---

[1] بدر القادری مولانا جادہ و منزل ص ۱۴۳

جدید و قدیم تعلیم کا عظیم سنگم

دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی

دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی ہندوستان میں اہلسنت کے مدارس میں ایک اہم مقام رکھتا ہے جس میں جدید عربی، انگلش اور علوم قدیمہ وجدیدہ کی اعلیٰ تعلیم کا معقول بندوبست ہے ادارہ میں قائم،

علیمی لائبریری ایک عظیم اور ممتاز کتب خانہ ہے جس میں درسیات کے علاوہ مختلف علوم وفنون پر متعدد زبانوں میں تقریباً پندرہ ہزار سے زائد کتب و رسائل موجود ہیں ملک و بیرون ملک سے شائع ہونے والے اردو، عربی، انگلش، اور ہندی جرائد و مجلات بھی منگائے جاتے ہیں۔

دینی فکری علمی دعوتی اصلاحی موضوعات نیز ادارہ کے تعارف پر مشتمل عربی رسالہ میگزین بنام الشباب الاسلامی بھی شائع ہوتا ہے دار العلوم علیمیہ کے معیاری وممتاز نصاب ونظام تعلیم کے اعتراف میں

صدام یونیورسٹی بغداد کے اندر دار العلوم کے دو طلبہ کا کوٹہ مقرر ہے ہمارے نصف درجن طلبہ اس یونیورسٹی میں اسلامی علوم اور عصری فنون کی تعلیم میں مصروف ہیں انشاء المولیٰ آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

دار العلوم علیمیہ اس وقت ۳۶ اساتذۂ کرام وملازمین دس سو طلبہ و طالبات کے نورانی قافلہ کے ساتھ منزل مقصود کی طرف رواں دواں ہے آیئے اس قافلے میں آپ بھی شرکت فرمائیں۔

رابطہ کا پتہ
مولانا معین الحق علیمی علیمی دربار ہوٹل
مصطفےٰ بازار بھگاؤں ممبئی نمبر ۱

دار العلوم علیمیہ جمداشاہی بستی

- شمالی مشرقی ہند کا قابلِ اعتماد اور معیاری تعلیمی و تربیتی مرکز
- بیادگار خلیفہ اعلیٰ حضرت مبلغ اسلام علامہ عبد العلیم صدیقی میرٹھی علیہ الرحمہ
- تاریخ تاسیس جنوری ۱۹۵۳ء
- ۳۶ لائق اساتذہ وملازمین مصروف درس وتدریس
- از ابتدا تا درجہ فضیلت تعلیم کا عمدہ انتظام
- عربی فارسی وحفظ وقرأت کے تقریباً پونے تین سو طلبا زیر تعلیم
- پندرہ ہزار کتب ورسائل پر مشتمل عظیم الشان علیمی لائبریری
- مجوزہ پرشکوہ سہ منزلہ رضا کانفرنس ہال اور علیمی لائبریری
- صدام یونیورسٹی بغداد میں علیمیہ کے نصف درجن طلبہ مصروف تعلیم
- بچیوں کی صحیح اور اعلیٰ تعلیم وتربیت کیلئے جلد ہی ایک مستقل ادارہ (شعبہ بنات)
- **النادی العربی**: ہر جمعرات کو دن میں اساتذہ دار العلوم کی نگرانی میں طلبہ کی عربی اردو بزمیں۔
- **شعبہ تبلیغ**: قرب وجوار کے مسلمانوں میں صحیح اسلامی سنّی عقائد اور نماز و روزہ ودیگر اعمال صالح کی تبلیغ واشاعت۔
- **المجمع النورانی**: دار العلوم کا ایک اشاعتی ادارہ قائم ہے اس سے اب تک ایک درجن کتابیں کتابچے اور پمفلٹ شائع ہو چکے ہیں۔
- دینی معاملات ومسائل کے سوالات کے جوابات کیلئے دار الافتاء قائم ہے۔
- ہمارے عزائم اور ترقیاتی منصوبے۔ رضا ہال۔ فیملی کوارٹر۔ نسواں اسکول۔ مہمان خانہ ٹریننگ اسکول۔ ایک رسالے کا اجراء۔

معین الحق علیمی

صدر اعلیٰ دار العلوم علیمیہ جمداشاہی بستی (یوپی) انڈیا